روزنامہ

الفضل

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

مسیح موعود نمبر

19 مارچ 2012ء

19 امان 1391 ہش

Web: http://www.alfazl.org

Email: editor@alfazl.org

047-6213029

C.P.L FR-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

اس زمانہ میں ذرا سوچو کہ میں کیا چیز تھا
جس زمانہ میں براہیں کا دیا تھا اشتہار

پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہوگئی در ہر دیار

بیت اقصیٰ قادیان کا قدیمی حصہ

بیت اقصیٰ قادیان کا توسیع شدہ حصہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کے چند ممتاز رفقاء کرام

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین

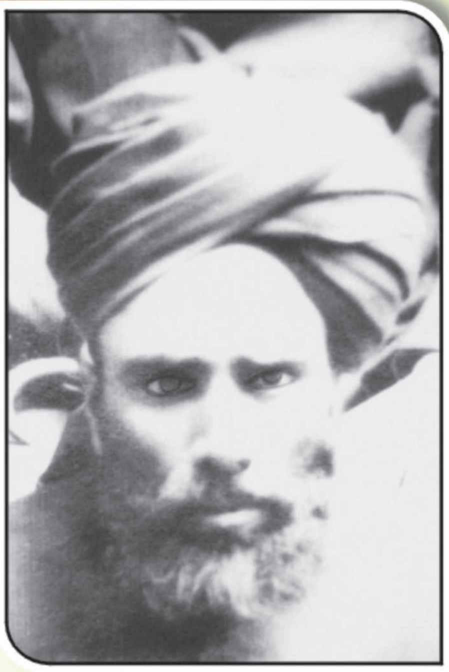

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی

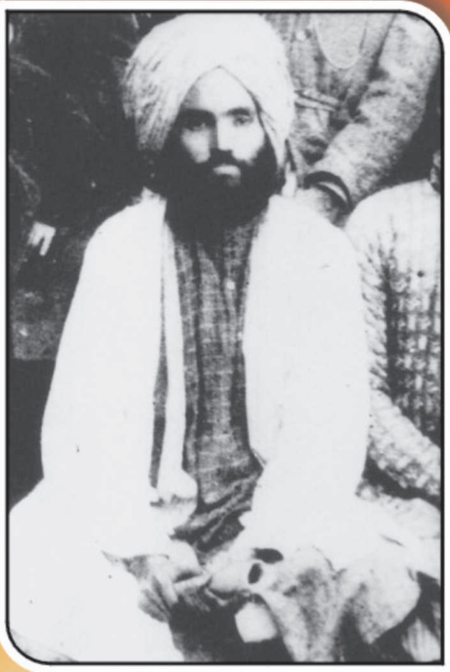

حضرت پیر سراج الحق نعمانی

حضرت مرزا بابا ہدایت اللہ

حضرت سید فضیلت علی شاہ

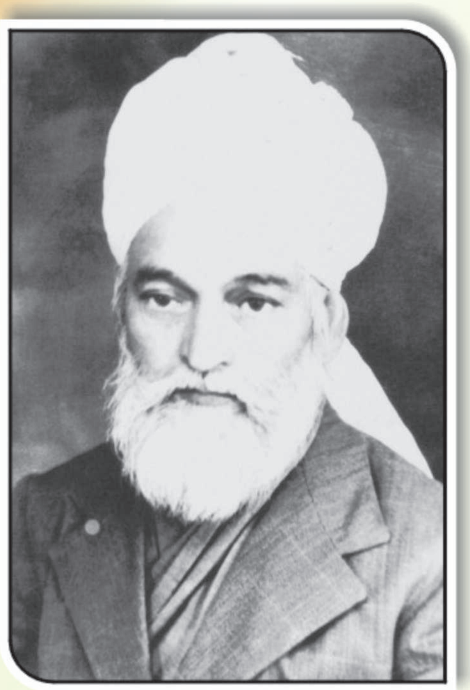

حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر

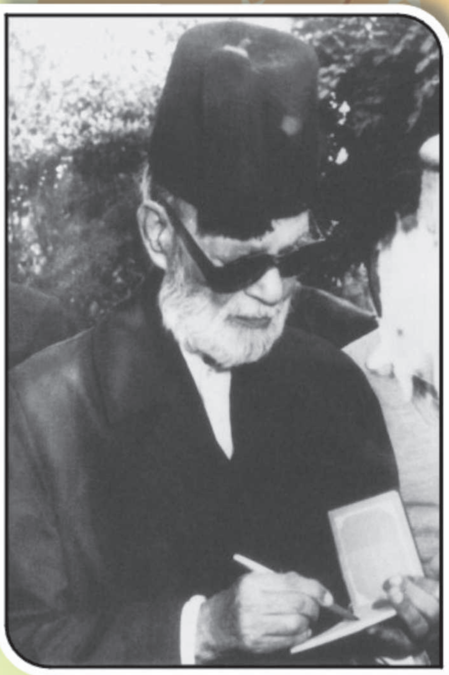

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

ینصرک اللہ من عندہ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 267)

خدا کی طرف سے آنے والا میں ہی ہوں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پاکر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ .... اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پاکر اسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راست بازی کی طرف کھینچوں۔ اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل (-) کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کو آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے (-) نے دی تھی وہ میں ہی ہوں اور مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات رحمانیہ اس صفائی اور تواتر سے اس بارے میں ہوئے کہ شک وشبہ کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی تھی اور یہ تمام مکالمات الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے تھے کہ روز روشن کی طرح وہ پوری ہوتی تھیں۔ اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کرشمہ نے مجھے اس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ یہ اسی وحدہ لاشریک خدا کا کلام ہے جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور میں اس جگہ توریت اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ توریت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر محرّف و مبدّل ہوگئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی وحی جو میرے پر نازل ہوئی ایسی یقینی اور قطعی ہے کہ جس کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو پایا اور وہ وحی نہ صرف آسمانی نشانوں کے ذریعہ مرتبہ حق الیقین تک پہنچی بلکہ ہر ایک حصہ اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اس کی تصدیق کے لئے بارش کی طرح نشان آسمانی برسے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 3)

مہرِ درخشانِ احمدی

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا روح پرور کلام

لامع ہوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی
ملتی ہے مفت نعمتِ الوانِ احمدی

ہندوستاں کا بختِ سیاہ کیوں نہ ہو سفید
ساطع ہوا ہے مہرِ درخشانِ احمدی

ہاں قوتِ روح و قلب کی ہو جس کو آرزو
اک دم ہو میہمانِ سرِ خوانِ احمدی

تثلیث کیا ہے مکڑی کی جالی سے سست تر
توحید مستقیم ہے ایمانِ احمدی

اے خارزارِ دہر کے پژمردہ خاطرو
دوڑو کہ وا ہے بابِ گلستانِ احمدی

اے جاہلانِ معرفتِ علمِ حق، ادھر
آؤ کہ اب کھلا ہے دبستانِ احمدی

ابلاغِ حکم خالق و مالک کے واسطے
آیا ہے کمترینِ غلامانِ احمدی

مدت ہوئی ہے سوئے ہوئے تم کو، اب سنو
شیریں اذانِ مرغِ سحر خوانِ احمدی

روح کا لباس بیش بہا ہر قماش کا
بکتا ہے آؤ سچی ہے دکان احمدی

خواہش ہے ان کی جُوتیاں سیدھی کریں امیر
کیا ہی بڑی ہے شانِ فقیرانِ احمدی

اے خادمانِ مشن مبارک ہو بس تمہیں
یہ روپیہ۔ کہ ہم ہیں گدایانِ احمدی

کیا پوچھتے ہو میرے حسب کو نسب کو تم
صافی ہوں اور ہوں میں ثنا خوان احمدی

(اخبار ''بدر'' قادیان 8 دسمبر 1905ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 10 روپے

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

23 مارچ کے دن کی اہمیت۔ جماعت احمدیہ کا آغاز اور شرائط بیعت

حضور نے خطبہ جمعہ 23 مارچ 2007ء میں فرمایا:

آج 23 مارچ ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج سے 118 سال پہلے حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ دن (۔) کی نشاۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اُس وقت (۔) کے جو حالات تھے اس کے بارے میں تھوڑا سا پس منظر بھی بیان کر دیتا ہوں۔............

مذاہب جو حملہ کرنے والے تھے، اُس وقت ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر کوئی شخص تھا تو ایک ہی جری اللہ تھا، یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی آپ نے ....اپنی معرکہ آراء کتاب براہین احمدیہ میں جو آپ نے چار حصوں میں تحریر فرمائی تھی ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ ان کو خاموش کرا دیا۔ اس کا پہلا اور دوسرا حصہ 1880ء میں اور تیسرا حصہ 1882ء میں اور چوتھا حصہ 1884ء میں شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے قرآن کریم کے کلام الٰہی اور بے نظیر ہونے اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت میں سچے اور صادق ہونے کے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے اور فرمایا کہ مَیں نے جو دلائل دیئے ہیں، جو ان دلائل کو ردّ کرے گا اس کے لئے چیلنج ہے کہ اگر ان کا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ بھی دلائل دے دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا، جو اس وقت ایک بہت بڑی رقم تھی۔ اس کتاب نے ...... کے حوصلے بلند کئے اور ان حملہ آوروں کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملایا۔......کی خاطر آپ کے اس جوش کو دیکھ کر آپ سے ارادت کا تعلق رکھنے والے بعض مخلصین آپ کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ آپ ہماری بیعت لیں۔ لیکن آپ انکار فرماتے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بات کا حکم نہیں ملا۔

حکم ملنے پر حضرت مسیح موعود نے ایک اعلان یکم دسمبر 1888ء کو (۔) کے نام سے شائع فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ:

''مَیں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی (۔) کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کیلئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَیں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے (.) یعنی جب تُو نے اس خدمت کیلئے قصد کر لیا تو خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے رُوبرو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں، خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھ پر ہوگا،،

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 188 مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے 12/جنوری 1889ء کو ایک اعلان تکمیل (۔) کے نام سے شائع فرمایا اور اس میں یکم دسمبر 1888ء کے اشتہار کا حوالہ دے کر 10 شرائط بیعت درج فرمائیں۔ ان شرائط بیعت کو ہم سب جانتے ہیں لیکن یاددہانی کیلئے تا کہ یاد تازہ ہو جائے اور احمدی بھی اس سے استفادہ کر لیں اور کیونکہ ایم ٹی اے بڑے وسیع حلقہ میں غیروں میں بھی سنا جاتا ہے وہ بھی اندازہ کر سکیں کہ یہ شرائط کیا ہیں، ان شرائط کو مَیں پڑھ دیتا ہوں۔

پہلی شرط آپ نے فرمائی: ''بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا''۔

''دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے''۔

شرط ''سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا''۔

شرط ''چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے''۔

شرط ''پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا''۔

شرط ''ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا''۔

شرط ''ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا''۔

آٹھویں شرط'' یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ (۔) کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا''۔

نویں شرط'' یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''۔

دسویں شرط'' یہ کہ اس عاجز سے (یعنی حضرت مسیح موعود سے) عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189-190 مطبوعہ لندن)

آج جماعت احمدیہ کا خلافت سے جو رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت ہر احمدی اصل میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق جوڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے (۔) خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔.........

آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ہونے کے بعد ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان فرمایا اور بیعت لی۔ آپ کا آنحضرت ﷺ سے عشق انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور آپ آنحضرت ﷺ کے مقام کی حقیقی پہچان رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اگر کسی کو پہچان تھی تو وہ صرف حضرت مسیح موعود کو تھی۔

آپ ایک جگہ آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''**مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار دُرود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں**۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُسکے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیّت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119 مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے، اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ....وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیّین جناب محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درُود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو''۔

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308 مطبوعہ لندن)

(روزنامہ الفضل 8 مئی 2007ء)

حضرت مسیح موعود کے کارنامے از حضرت مصلح موعود

قرآن کریم کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

لوگ قرآن کریم کی تفسیر کرنے میں غلطی کیا کرتے تھے۔آپ نے ایسے اصول پر تفسیر قرآن کریم کی بنا رکھی کہ غلطی کا امکان بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ان اصول کے ذریعہ سے ہی خدا تعالیٰ نے آپ کے اتباع پر قرآن کریم کے ایسے معارف کھولے ہیں جو اور لوگوں پر نہیں کھلے۔ چنانچہ مَیں نے بھی کئی مرتبہ اعلان کیا ہے کہ قرآن کریم کا کوئی مقام کسی بچہ سے کھلوایا جائے یا قرعہ ڈال لیا جائے پھر اس جگہ کے معارف مَیں بھی لکھوں گا، دوسری کسی جماعت کا نمائندہ بھی لکھے۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ کس کے ذریعہ قرآن کریم کے معارف ظاہر کراتا ہے۔مگر کسی نے یہ بات منظور نہ کی۔

صحیح قرآنی تفسیر کے اصول

حضرت مسیح موعود نے جو اصول تفسیر بیان کئے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(1) آپ نے بتایا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا راز ہے اور راز اُن پر کھولے جاتے ہیں جو خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ قرآن کریم کی تفسیریں جن لوگوں نے لکھی ہیں وہ نہ صوفی تھے نہ ولی بلکہ عام مولوی تھے جو عربی جاننے والے تھے۔ ہاں انہوں نے بعض آیتوں کی تفسیریں لکھی ہیں اور نہایت لطیف تفسیریں لکھی ہیں۔جیسا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کی کتب میں آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر آتی ہے تو ایسی لطیف ہوتی ہے کہ دل اس کی صداقت کا قائل ہو جاتا ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ قرآن کریم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ تعلق باللہ حاصل ہو۔

(2) دوسرا اصل آپ نے یہ بتایا کہ قرآن کریم کا ہر ایک لفظ ترتیب سے رکھا گیا ہے۔اس نکتہ سے قرآن کریم کی تفسیر آسان بھی ہو گئی ہے اور اس کے لطیف معارف بھی کھلتے ہیں۔پس چاہئے کہ جب کوئی قرآن کریم پر غور کرے تو اس بات کو مدّ نظر رکھے کہ خدا تعالیٰ نے ایک لفظ کو پہلے کیوں رکھا ہے اور دوسرے کو بعد میں کیوں۔جب وہ اس پر غور کرے گا تو اسے حکمت سمجھ میں آجائے گی۔

(3) قرآن کریم کا کوئی لفظ بے مقصد نہیں ہوتا اور کوئی لفظ زائد نہیں ہوتا۔ ہر لفظ کسی خاص مفہوم اور مطلب کے ادا کرنے کیلئے آتا ہے۔پس کسی لفظ کو یونہی نہ چھوڑ دو۔

(4) جس طرح قرآن کریم کا کوئی لفظ بے معنی نہیں ہوتا۔اسی طرح وہ جس سیاق وسباق میں آتا ہے وہیں اس کا آنا ضروری ہوتا ہے۔پس معنے کرتے وقت پہلے اور پچھلے مضمون کے ساتھ تعلق سمجھنے کی ضرور کوشش کرنی چاہئے۔اگر سیاق وسباق کا لحاظ نہ رکھا جائے تو معنے کرنے میں غلطی ہوتی ہے۔

(5) قرآن کریم اپنے ہر دعویٰ کی دلیل خود بیان کرتا ہے۔اس کے متعلق مفصل پہلے بیان کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا جہاں قرآن کریم میں کوئی دعویٰ ہو وہاں اس کی دلیل بھی تلاش کرو ضرور مل جائے گی۔

(6) قرآن اپنی تفسیر آپ کرتا ہے۔ جہاں کہیں کوئی بات نامکمل نظر آئے اس کے متعلق دوسرا ٹکڑا دوسری جگہ تلاش کرو جو ضرور مل جائے گا اور اس طرح وہ بات مکمل ہو جائے گی۔

(7) قرآن کریم میں تکرار نہیں۔اس کے متعلق میں تفصیلاً پہلے بیان کر آیا ہوں۔

(8) قرآن کریم میں محض قصے نہیں ہیں۔ بلکہ ہر گزشتہ واقعہ پیشگوئی کے طور پر بیان ہوا ہے۔ یہ بھی پہلے بیان کر چکا ہوں۔

(9) قرآن کریم کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہے۔ پہلے لوگوں کو جو آیت سمجھ نہ آتی تھی اس کے متعلق کہہ دیتے کہ وہ منسوخ ہے اور اس طرح انہوں نے قرآن کریم کا بہت بڑا حصہ منسوخ قرار دے دیا۔ ان کی مثال ایسی ہی تھی۔ جیسے کہتے ہیں کسی شخص کا خیال تھا کہ وہ بڑا بہادر ہے۔ اس زمانہ میں بہادر لوگ اپنا کوئی نشان قرار دے کر اپنے جسم پر گدواتے تھے۔اس نے اپنا نشان شیر قرار دیا اور اسے بازو پر گدوانا چاہا۔وہ گُودنے والے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ میرے بازو پر شیر کا نشان گُود دو۔ جب وہ گُودنے لگا اور سوئی چبھوئی تو اسے درد ہوئی اور اس نے پوچھا کیا چیز گُودنے لگے ہو۔گُودنے والے نے کہا۔شیر کا کان بنانے لگا ہوں۔اس نے کہا اگر کان نہ ہو تو کیا اس کے بغیر شیر، شیر نہیں رہتا؟ گُودنے والے نے کہا کہ نہیں۔ پھر بھی شیر ہی رہتا ہے۔اس نے کہا اچھا تب کان کو چھوڑ دو۔اسے بھی پہلے بہانہ سے چھڑا دیا۔ اسی طرح جو حصہ وہ گُودنے لگتا وہی چھڑا دیتا۔آخر گودنے والے نے کہا کہ اب تم گھر جاؤ۔ایک ایک کر کے سب حصے ہی ختم ہو گئے ہیں۔ یہی حال قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ ماننے والوں کا تھا۔ گیارہ سو آیات انہوں نے منسوخ قرار دے دیں۔ حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ قرآن کریم کا ایک لفظ بھی منسوخ نہیں ہے۔اور جن آیات کو منسوخ کہا جاتا تھا۔ان کے نہایت لطیف معانی اور مطالب بیان فرمائے۔

(10) ایک گُر آپ نے قرآن کریم کے متعلق یہ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا کلام اور اس کی سنت آپس میں مخالف نہیں ہو سکتے۔آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی سائنس مخالف نہیں ہوتی۔ کیونکہ سائنس بعض اوقات خود غلط بات پیش کرتی ہے اور اس کی غلطی ثابت ہو جاتی ہے۔ بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی سنت اس کے کلام کے خلاف نہیں ہوتی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ جس طرح کلامِ الٰہی کے سمجھنے میں لوگ غلطی کر جاتے ہیں اسی طرح فعلِ الٰہی کے سمجھنے میں بھی غلطی کر جائیں۔

(11) آپ نے یہ بھی بتایا کہ عربی زبان کے الفاظ مترادف نہیں ہوتے۔ بلکہ اس کے حروف بھی اپنے اندر مطالب رکھتے ہیں۔پس ہمیشہ معانی پر غور کرتے ہوئے اس فرق کو ملحوظ رکھنا چاہئے جو اس قسم کے دوسرے الفاظ میں پائے جاتے ہیں تا کہ وہ زائد بات ذہن سے غائب نہ ہو جائے جو ایک خاص لفظ کے چننے میں اللہ تعالیٰ نے مدنظر رکھی تھی۔

(12) قرآن کریم کی سورتیں بمنزلہ اعضاء انسانی کے ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر اور ایک دوسرے کے مقابل پر اپنے کمال ظاہر کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کسی بات کو سمجھنا ہو تو سارے قرآن پر نظر ڈالنی چاہئے۔ایک ایک حصہ کو الگ الگ نہیں لینا چاہئے۔

(13) تیرھویں غلطی لوگوں کو یہ لگی ہوئی تھی کہ وہ سمجھتے تھے قرآن کریم احادیث کے تابع ہے حتیٰ کہ یہاں تک کہتے تھے کہ احادیث قرآن کی آیات کو منسوخ کر سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اس غلطی کو اس طرح دور کیا کہ آپ نے فرمایا قرآن کریم حاکم ہے اور احادیث اس کے تابع ہیں۔ہم صرف وہی حدیث مانیں گے جو قرآن کریم کے مطابق ہوگی، ورنہ ردّ کر دیں گے۔ اسی طرح وہ حدیث جو قانون قدرت کے مطابق ہو وہ قابل تسلیم ہوگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام اور اس کا فعل مخالف نہیں ہو سکتے۔

(14) چودھواں نقص لوگوں میں یہ پیدا ہو گیا تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ قرآن ایک مجمل کتاب ہے جس میں موٹی موٹی باتیں بیان کی گئی ہیں۔اخلاقی، تمدنی، معاشرتی باتوں کی تفصیل اس میں نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے جس نے روحانیات، معادیات، تمدنیات، سیاسیات اور اخلاقیات کے متعلق جتنے امور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں، وہ سارے کے سارے بیان کر دیئے ہیں اور فرمایا مَیں یہ سب باتیں نکال کر دکھانے کے لئے تیار ہوں۔

(15) پندرھویں غلطی یہ لوگوں کو لگی ہوئی تھی کہ قرآن کریم کی بعض تعلیمیں وقتی اور عرب کی حالت اور اس زمانہ کے مطابق تھیں۔اب ان میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ سید امیر علی جیسے لوگوں نے لکھ دیا کہ فرشتوں کا اعتقاد اور کثرت ازدواج کی اجازت ایسی ہی باتیں ہیں۔ دراصل یہ لوگ عیسائیوں کے اعتراضوں سے ڈرتے تھے اور اس ڈر کی وجہ سے لکھ دیا کہ یہ باتیں عربوں کے لئے تھیں ہمارے لئے نہیں ہیں اب ان کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ بات غلط ہے۔ قرآن کریم کے سارے احکام صحیح ہیں اور کوئی حکم وقتی نہیں سوا اس کے جس کے متعلق قرآن کریم نے خود بتا دیا ہو کہ یہ فلاں وقت اور فلاں موقع کے لئے حکم ہے۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری شریعت لانے والے تھے اس لئے سب تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں اور ہر زمانہ کے لئے ہیں۔ ہاں ان تعلیموں پر عمل کرنے کے اوقات خود اس نے بتا دیئے ہیں۔اور قرآن کریم کی کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے جس پر عمل ہمیشہ کیلئے بند ہو یا ایسی کوئی تعلیم نہیں ہے جس پر کوئی عمل نہ کر سکے اور تفصیلاً آپ نے ان اعتراضوں کو دور کیا جو ملائکہ اور کثرت ازدواج اور ایسے ہی دوسرے مسائل پر پڑتے تھے۔

(16) سولہویں غلطی لوگوں کو یہ لگ رہی تھی کہ وہ قرآن کریم کو ایک متبرک کتاب قرار دیتے تھے اور روزمرہ کام آنے والی کتاب نہیں سمجھتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ اس کی تلاوت اور اس کے مطالب پر غور کرنے کی طرف سے وہ بالکل بے پرواہ ہو گئے تھے۔خوبصورت جُزدانوں میں لپیٹ کر قرآن کریم کو رکھ دینا یا خالی لفظ پڑھ لینے کافی سمجھتے تھے۔کہیں قرآن کریم کا درس نہ ہوتا تھا۔حتیٰ کہ اس کا ترجمہ تک نہیں پڑھایا جاتا تھا۔ترجمہ کے لئے سارا دارومدار تفسیروں پر تھا۔

حضرت مسیح موعود ہی اس زمانہ میں وہ شخص ہوئے ہیں جنہوں نے قرآن کو قرآن کر کے پیش کیا اور توجہ دلائی کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنا چاہئے۔ آپ سے پہلے قرآن کا کام صرف یہ سمجھا جاتا تھا کہ جھوٹی قسمیں کھانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ یا مُردوں پر پڑھا جائے۔ یا اچھا خوبصورت غلاف چڑھا کر طاق میں رکھ دیا جائے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ شاعروں نے خدا تعالیٰ کی حمد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں تو بیشمار نظمیں لکھی ہیں۔مگر قرآن کریم کی تعریف میں کسی نے بھی کوئی نظم نہیں لکھی۔ پہلے انسان حضرت مرزا صاحب ہی تھے جنہوں نے قرآن کی تعریف میں نظم لکھی اور فرمایا:۔

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر (-) ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنی ہوتی ہے تو وہ انہیں مل جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے شعر پڑھنے ہوتے ہیں تو وہ انہیں مل جاتے ہیں۔مگر قرآن کریم کی تعریف میں انہیں نظم نہیں ملتی اور دشمن سے دشمن بھی حضرت مسیح موعود کے اشعار پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔اور یہ کہتے ہوئے کہ مرزا صاحب خود تو بُرے تھے مگر یہ شعر انہوں نے بہت اچھے کہے ہیں آپ کے کلام کو پڑھنے لگ جاتے ہیں اور اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود صحیح معنوں میں قرآن کریم کو ثریا سے لائے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود کے کارنامے انوار العلوم جلد 10 صفحہ 145)

مکرم ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب قادیان

حضرت مسیح موعود کی تائید میں
ایک آفاقی نشان کا ظہور

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کی تائید میں جو آفاقی نشانات ظاہر فرمائے ہیں ان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کو نمایاں مقام حاصل ہے اور حضرت مسیح موعود نے ان ایمان افروز نشانات کا ذکر اپنی کتب میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ ایک عظیم الشان نشان دم دار ستارہ کا نشان ہے۔

اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں سیدنا حضرت مسیح موعود نے کئی نشانات کا ذکر فرمایا ہے دوسرے نمبر پر آپ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کا ذکر فرمایا ہے اور تیسرے نمبر پر ستارہ ذوالسنین (دم دار ستارہ) کے نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کے طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا اور مدت ہوئی کہ وہ طلوع ہو چکا ہے۔ اسی کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 205)

نیز اپنی کتاب چشمۂ معرفت میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

''نواب صدیق حسن خان صاحب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے ظہور کے وقت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبت یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے کہ جو حضرت مسیحؑ کے وقت میں نکلا تھا۔''

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 330)

حضرت مسیح موعود نے مارچ 1882ء میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بناء پر مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا اور ستمبر 1882ء میں وہ دم دار ستارہ نمودار ہوا جس کو آپ نے اپنی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔ علم فلکیات کے ذریعہ دم دار ستاروں کے متعلق اور بالخصوص ستمبر 1882ء کے دم دار ستارہ کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

ذوالسنین کی تشریح

حدیث شریف میں جو دمدار ستارہ حضرت مسیح موعود کے لئے نشان بننا تھا اس کو ذوالسنین کہا گیا ہے۔ عربی لغات المنجد وغیرہ میں سنّ کے معنی دانت کے لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا ذوالسنین کے معنی ہیں دو دانت والا۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے مارچ 1898ء میں حضرت مسیح موعود کی ایک رؤیا (مورخہ 12 مارچ 1898ء مطبوعہ تذکرہ صفحہ 296 طبع چہارم) کو پورا کرنے کے لئے ''مسک المعارف'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں ذوالسنین کا ترجمہ ستارہ دندانہ دار کیا اور لکھا

''کیونکہ لفظ سنّ بہ تشدید نون بمعنی دانت کے ہے کیونکہ اس کی صورت بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کو ذوالسنین کہتے ہیں۔''

(صفحہ 24)

مذکورہ بالا رسالہ میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے ذکر فرمایا ہے کہ پیشگوئی کا ظہور 1882ء میں ہو چکا۔ نیز آپ نے تحریر فرمایا:۔

''یہ ستارہ دنبالہ دار یعنی قرن ذوالسنین حسب پیشن گوئی (-) کے طلوع ہو چکا۔ مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا غل و شور مچا تھا۔''

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذوالسنین ایک ایسا دم دار ستارہ ہے جس میں دوئی پائی جاتی ہے۔ اس ستارہ کی تصویر میں دو دُم واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ George Chambers نے اپنی کتاب The Story of the Comets میں اس دمدار ستارے کی بناوٹ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ستارہ کی بناوٹ میں دوئی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔

سورۃ النجم میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور دین کی عظمت دنیا پر ظاہر ہوگی۔

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالسنین کی پیشگوئی کی جڑ وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی کی آیت میں پائی جاتی ہے۔ ھوٰی کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہو جانا۔ چنانچہ یہ ذوالسنین سیارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے Sungrazing Comet کا بھی لقب پایا۔ نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہو گئے۔ بالفاظ دیگر وہ سورج میں گرا اور ہلاک ہو گیا۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی کی پیشگوئی دم دار ستارے کے نشان کے ذریعہ بھی پوری ہوتی ہے۔ تو حضور انور نے خاکسار کے استنباط سے اتفاق فرمایا تھا۔ حضور کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

''قرآن مجید میں دم دار ستارے کی پیشگوئی کے متعلق ایک آیت سے آپ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل درست ہے خود میرا بھی یہی خیال ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 28/ اگست 2004ء)

وقت آنے دو

رعنائیاں ہر سو بکھریں گی گیسوئے سحر لہرانے دو
پُر نور سویرا پھوٹے گا یہ ظلمتِ شب ڈھل جانے دو
تم اپنی وفا پہ دیوانو! بھولے سے بھی حرف نہ آنے دو
جو تم کو برائی دیتے ہیں تم ان کو پیار خزانے دو
ہم جور و جفا کے خوگر ہیں، بدلیں گے نہ اپنی خوئے وفا
ہم پیار کی شمعیں جلائیں گے نفرت کو زور دکھانے دو
تزئین گلستاں کر لیں گے پھر خونِ دل و جاں سے اپنے
ہم آبلہ پاؤں کو پہلے کانٹوں کی پیاس بجھانے دو
یہ سچے عشق کی باتیں ہیں خوش بختی کی معراج ہے یہ
وہ لطفِ مجسم جب بھی کہے جانوں کے بھی اب نذرانے دو
جذبات کا خُوں کرتے کرتے اک عمر گزاری ہے ہم نے
خاموش نگاہوں کو اب تک اس دل کا حال سنانے دو
ناموسِ دیں کا تحفظ بھی اس دور میں ایک خطا ٹھہری
یہ قاضیٔ شہر کا فتویٰ ہے اس جُرم کے بھی ہرجانے دو
دل خوفِ خدا سے خالی ہیں، ہوتی ہے تجارت مذہب کی
مذہب کے اجارہ داروں کو اب آئینہ دِکھلانے دو
اک موج بہا لے جائے گی سب ریت پہ لکھی تحریریں
اس مالک کے ہاں دیر تو ہے اندھیر نہیں وقت آنے دو
ہر شخص پکارے گا اک دن ہر لب پہ یہ نعرہ ہوگا
ماحول کے چہرے سے ثاقبؔ بادل تو ذرا چھٹ جانے دو

ثاقبؔ زیروی

عالمی آبادی جن تک حق کا پیغام پہنچانا ہے

1800ء	ایک ارب	1970ء	3 ارب 70 کروڑ
1850ء	ایک ارب 30 کروڑ	1980ء	4 ارب 40 کروڑ
1900ء	ایک ارب 70 کروڑ	1990ء	5 ارب 30 کروڑ
1910ء	ایک ارب 80 کروڑ	2000ء	6 ارب 10 کروڑ
1920ء	ایک ارب 90 کروڑ	2011ء	7 ارب
1930ء	2 ارب 10 کروڑ	2020ء	7 ارب 50 کروڑ
1940ء	2 ارب 30 کروڑ	2030ء	8 ارب 10 کروڑ
1950ء	2 ارب 50 کروڑ	2040ء	8 ارب 60 کروڑ
1960ء	3 ارب	2050ء	8 ارب 90 کروڑ

قادیان 1882ء اور 1902ء میں

قادیان کی بے رونقی اور الٰہی وعدوں کے مطابق اس کی شاندار ترقی

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حضور کی زندگی میں ایک مضمون بعنوان ''پان'' لکھا جو الحکم 30 /اپریل 1902ء میں شائع ہوا۔ آپ نے اس مضمون میں 1882ء میں قادیان میں آمد کے وقت قادیان کی بے رونقی اور کم مائیگی کا حال وضاحت سے تحریر فرمایا۔ نیز 1902ء تک قادیان کو جو شہرت اور ترقی حاصل ہو چکی تھی اس کا بھی ذکر فرمایا۔ اس لحاظ سے یہ قادیان کی تاریخ کا ایک بہت اہم باب ہے۔

اس مضمون کا عنوان حضرت پیر صاحب نے ''پان'' کیوں رکھا اس کا جواب مضمون کے آخر پر موجود ہے۔

1298 ہجری مطابق 1882ء میں جب خاکسار بمقام قادیان حضرت اقدس ...... مسیح موعود و مہدی مسعود کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا تو یہ مقام قادیان ایسا بے رونق تھا جس کے بازار خالی پڑے تھے اور بہت کم آدمی چلتے پھرتے نظر آتے تھے۔ بعض دکانیں ٹوٹی پھوٹی اور بعض غیر آباد خالی پڑی تھیں اور دو تین یا کم و بیش دکانیں نون مرچ کی تھیں وہ بھی ایسی کہ اگر چار پانچ آنے کا مصالحہ خریدنے کا اتفاق ہو تو ان دکانوں سے بجز دو چار پیسہ کے نہیں مل سکتا تھا۔ تھوڑی تھوڑی ضرورتوں کے واسطے بٹالہ جانا پڑتا تھا علیٰ ہذا القیاس اور چیزوں کا بھی یہی حال تھا دکان حلوائیوں کی بھی تھی لیکن ان کی بے رونقی اور کم مائیگی کا یہ حال تھا کہ شاید دو تین پیسہ کی ریوڑیاں گڑ کی جن سے دانتوں کے بھی ٹوٹنے کا احتمال ہو اگر کوئی خرید لے تو خرید لے ورنہ اور مٹھائی کے لئے مصالحہ کی طرح بٹالہ ہی یاد آئے۔ مجھے اب تک وہ دکان یاد ہے کہ جس میں کسی قدر نون مرچ اور کچھ تیل کے علاوہ دو چار تھان کپڑا کے بھی رکھے تھے ایک تھان گاڑھے اور ادھوتر کا جس کو پنجاب میں کھدر کہتے ہیں اور ایک دو تھان گھٹیل قند سرخ کے جس کو الوان بھی کہتے ہیں اور شاید ایک دو تھان نکمی سی سوسی اور بھدی سی چھینٹ کے رکھے ہوئے تھے جن کو دیہات کی جٹیوں کے سوا اور کوئی خریدنے کا نام تک نہ لے۔ اناج کی منڈی، سبزی کی منڈی یا کسی اور قسم کے فواکہ اور میوہ کا تو ذکر کیا۔ گھی، چاول، دودھ کمیاب اور اور اشیاء ضروری مفقود۔ قصائی کی ایک دکان ایسی تھی کہ اگر قصاب کہیں اپنی شامت سے ایک بکرا کر لیتا تو وہ بکرا اس کی جان کا وبال ہو جاتا تھا۔ اگر گرمیوں کا موسم ہے تو گل سڑ کر خراب ہو گیا اور جو سردیاں ہوئیں تو چار چار پانچ روز تک رکھ کر کچھ یہاں کچھ دیہات میں اناج کے بدلے بمشکل تمام بیچ کھوچ کر پورا کیا جس میں نفع نقصان برابر سرابر۔ کچھ مکان یہاں پختہ بھی تھے مگر بے رونق جب چھوٹی چھوٹی ضرورت کے لئے سات کوس بٹالہ جانا پڑتا تھا تو اس پر انسان خود قیاس کر سکتا ہے کہ قادیان میں کیسی رونق ہو گی۔

گو اس سے پہلے کسی زمانہ میں قادیان پُر رونق تھا جس میں کئی سو حافظ قرآن اور علماء فضلاء کا مجمع رہتا تھا اور اسی لحاظ سے اس کا نام اسلام پور تھا اور قادیان کے اردگرد کے رہنے والے اس کو مکہ خورد کہا کرتے تھے۔ لیکن وہ ایک دور دراز کا زمانہ تھا جس کو ہماری آنکھوں نے نہیں دیکھا اس ترقی کے بعد اس پر ایسا تنزل آیا گویا قادیان ایک بے حیثیت گاؤں کی طرح ہو گیا۔ پس جس طرف دیکھو کچے مکان اور بے مرمت مکان پڑے تھے ہاں حضرت اقدس و اکرم کا مکان پختہ تھا یا آپ کے بڑے بھائی کا لیکن وہ کچے مکانوں کی طرح مکان تھے جو بعض حصہ ان کا زمین دوز تھا اندر کا پانی باہر جانا برسات میں دشوار تھا جس کا نمونہ اب تک موجود ہے کہ حضرت کے مکان کے ملحق مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا مکان ہے۔ حضرت اقدس جس مکان میں جلوہ افروز تھے وہ ایک چھوٹا سا حجرہ تھا اور اب بھی ہے اس میں دس پندرہ آدمیوں کے سوا زیادہ نہیں آسکتے تھے اس حجرہ کا نام بیت الفکر ہے اور اس کے دیوار بدیوار ایک چھوٹی سی (بیت) تھی اور وہ اب بھی ہے جس کا نام بیت الذکر ہے جس کا ذکر براہین احمدیہ میں درج ہے اور خدا تعالیٰ نے اس (بیت) کا نام مبارک رکھا ہے اور ایک الہام بھی اس کی نسبت ہے جس میں تاریخ بنائے تعمیر نکلتی ہے اور وہ یہ ہے مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ اور اس حجرے کے آگے ایک دالان تھا اور نیچے کے مکان میں بھی ایک دالان تھا اور ایک دو مکان اور مختصر سے تھے اور ایک طرف کی عمارت خام تھی اور ایک گول کمرہ تھا جس کو طیار کرایا جاتا تھا یعنی کچھ حصہ اس کا بن چکا تھا اور کچھ بن رہا تھا اور (بیت) مبارک بھی اس وقت ناتمام تھی۔ معمار مزدور لگ رہے تھے اور اب تو اس مکان میں بہت سے مکان پختہ عمارت عالی شان بنگلے ہیں۔ آپ کے ہاں لوگوں کی آمد و رفت بہت کم تھی یہاں تک کہ بعض دو دو چار چار یا دس دس کوس کے آدمی بھی آپ سے کم واقفیت رکھتے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے کہ اس وقت دو چار نمازی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ اکثر حضرت اقدس نماز پڑھایا کرتے تھے اور کبھی میں ایک ہی مقتدی ہوتا تھا اور آپ امام اور کبھی میں امام اور آپ مقتدی۔ سیر کا بھی یہی حال تھا کہ کبھی ایک دو آدمی ساتھ ہوتے تھے اور کبھی آپ اکیلے ہی سیر کو تشریف لے جاتے تھے ایک دو ہندو اس زمانہ میں آیا کرتے تھے وہ ہندو آپ کے الہامات کو جو خدا کی طرف سے ہوتے تھے لکھا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ کی پیشگوئیوں کی تگ و دو میں لگے رہتے تھے کہ آیا یہ پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ آخرکار انہوں نے صدہا پیشگوئیاں آپ کی پوری ہوتی دیکھیں مگر خدا جانے ان کے اندر کیا پنہانی معصیت تھی جس کے سبب وہ برکات سے محروم رہ گئے اور اب تک محروم ہیں۔ ...... میرے آنے سے بہت پہلے یہ سلسلہ الہامات کا جاری تھا اس زمانہ میں آپ نے یہ الہامات بیان فرمایا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق۔ وسع مکانک۔ یاتیک من کل فج عمیق یعنی بہت دور دور سے تیرے پاس لوگ آئیں گے۔ ان کے لئے اپنے مکان کو وسیع اور طیار کر۔ اس وقت حضرت اقدس کی دوسری شادی نہیں ہوئی تھی اس تنہائی اور مجردانہ عالم کے عجیب و غریب حالات و کمالات و فیوض و برکات حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار حال پنشنر اور منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ لاہوری نے مجھے بہت سنائے تھے ان کے لکھنے کی اس وقت گنجائش نہیں ...... حافظ معین الدین جو حضرت کی خدمت میں رہتے ہیں ایک روز وہ کہتے تھے کہ ایک زمانہ میں جو میں حضرت کی خدمت میں رہتا تھا مجھ کو جو کسی قسم کی ضرورت اور تنگی پڑتی اور حضرت سے شکایت کرتا تو حضرت فرماتے کہ حافظ جی صبر کرو استقامت رکھو ایک زمانہ خدا کے وعدوں کا آنے والا ہے اور وہ مبارک ایام اللہ آیا چاہتے ہیں کہ سب ضرورتیں انشاء اللہ گھر بیٹھے بٹھائے پوری ہو جائیں گی سو میں دیکھتا ہوں کہ ان موعود دنوں میں سے بہت سے دن آگئے ہیں اور بہت سے آنے والے ہیں خدا کے وعدے ٹل نہیں سکتے ...... سو اس زمانہ میں بہت سا زمانہ مبارک آگیا باقی دن مبارک بھی آئیں گے اور ضرور آئیں گے قادیان کی پہلی حالت کو دیکھنے والے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ قادیان کیا تھا اور ہمارے دیکھتے دیکھتے کیا ہو گیا۔

قادیان کا بازار لبالب ہے دکانیں پُر ہیں ہر ایک حرفہ اور کام اور پیشہ کے لوگ موجود ہیں جن دکانوں سے چار پیسہ کی گڑ کی ریوڑیاں دندان شکن نہیں ملتی تھی اب ان دکانوں سے روپیوں کی حسب دلخواہ ہر یک قسم کی شیرینی مل جاتی ہے۔ تمام دکانیں جو بند تھیں وہ کھل گئیں اور نئی نئی دکانیں عمدہ عمارت کی طیار ہو گئیں اور طیار ہوتی جاتی ہیں جن دکانوں سے دو چار آنہ کا مصالحہ نمک مرچ ملنا مشکل تھا اب وہی دکانیں ہیں کہ اسباب سے پُر ہیں یہاں تک کہ قصاب کی دکان جو ایک بکرے کا افسوس کرتا تھا اب اس پر چار چار پانچ پانچ بکرے اور کبھی زیادہ روزمرہ ہوتے ہیں اور پھر بھی گاہک خالی رہ جاتے ہیں۔ کپڑا سینے والا نہیں ملتا تھا اب درزیوں کی دس بارہ دکانیں موجود ہیں اور رات دن مشینیں غرغر سرسر چل رہی ہیں اور ایک دم کی ان کو فرصت نہیں ملتی دس بارہ دکانیں بزازوں کی بھی ہو گئی ہیں اور عمدہ عمدہ قسم قسم کا کپڑا موجود رہتا ہے۔ اس قدر بکری ہوتی ہے کہ دینے والے تھک جاتے ہیں مگر لینے والے نہیں تھکتے۔ گھی چاول غلہ دودھ کی وہ افراط ہے کہ سبحان اللہ جتنا چاہو لے لو اور جس وقت چاہو لے لو۔ بہت لوگوں کا گزارہ صرف دودھ گھی پر ہی ہو رہا ہے اور وہ اسی میں چین کر رہے ہیں گائے، بیل، بھینسیں، بکریاں بکثرت ہیں صبح و شام دارالامان میں صدہا بکریاں دودھ والی لوگ دور دور سے لے کر آتے ہیں اور وہ دودھ بیچتے ہیں

یہ ذکر کرنا بھی لطف سے خالی نہ ہو گا کہ ایک روز حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو بکریوں سے میدان بھرپور تھا اور دودھ اس قدر فروخت ہوتا تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور وہ خریداری میں اس قدر مصروف و مستغرق تھے کہ حضرت کی تشریف آوری کی بھی کسی کو خبر نہ ہوئی ادھر تو حضرت کے ساتھ پچاس ساٹھ آدمی ادھر خریدار جمع ہو کر عجیب و غریب نظارہ پیدا ہوا۔ حضرت کو بھی آگے چلنے کی جگہ نہ ملی۔ فرمایا یہ کیا ہے میں نے اور ایک اور بھائی نے عرض کیا کہ حضرت بکریاں آئی ہیں ہمارے بھائی سب دودھ خرید رہے ہیں فرمایا ہاں خریدو اور ہمیں خریداری میں ساتھ ملا لو کہ ہم بھی تمہارے شریک ہو جاویں۔ اچھا

دو پیسے کا دودھ ہمیں بھی لے دو۔ سبحان اللہ امام ہو تو ایسا ہو، کیسا شفیق و رفیق اور کیسا رحیم و کریم انسان کہ آپ بھی ہماری اپنی شفقت سے ہمراہ رہنا چاہتے ہیں ...... غرضیکہ زمینداروں کا کام بہت سا نکل آیا۔ حداد و نجار جو کسمپرس تھے اب ان کا کام ایسا چمک گیا کہ ان کے گھروں میں رونق اور زیوروں سے ان کی عورتیں لدرہی ہیں۔ مزدور جن کو دو آنہ روزانہ پر کوئی نہ پوچھتا تھا اب وہ تین تین چار چار آنے پر بھی خوش نہیں ہوتے۔ معمار جو گھروں میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے اب ان کے کام ایسے جاری ہیں کہ ان کو معماری کی فرصت نہیں ملتی رات دن بسولی اور کرنی کھڑکتی ہی رہتی ہے۔ چار آنہ روزانہ کے بدلے دس دس آنہ آٹھ آٹھ آنہ روپیہ روپیہ روزانہ لیتے ہیں اور روٹی الگ یکہ والوں کی ایسی گرم بازاری ہے کہ رات دن چلتے ہی رہتے ہیں بٹالہ کے یکے بھی اور قادیان کے یکے بھی چلتے ہی نظر آتے ہیں ایک آتا ہے دو جاتے ہیں پانچ آتے ہیں تو چار جاتے ہیں اور مکہ سے مدینہ سے ملک عرب سے بصرہ سے بغداد سے نجف سے طرابلس سے شام سے روم سے فارس سے مراکش سے کابل سے غزنی، خست سے بخارا و قندھار سے حبش سے آسام سے چین سے لندن سے اور ان ملکوں سے اور دور دراز امصار و بلاد سے جن کا نام بھی کبھی نہیں سنا تھا دیکھنے کے کیا معنے اور خصوص ہندوسندھ پنجاب و ممالک متوسط مدراس دکن، مچھلی بندر کلکتہ ڈھاکہ، بنگالہ روہیل کھنڈ، راجپوتانہ، ہریانہ غرض اٹک سے لے کر کٹک تک لوگ فوج در فوج اور جماعتیں کی جماعتیں آتی ہیں اور یہ آنے والے کوئی جاہل نہیں۔ بے سمجھ نہیں دیوانے نہیں۔ ہاں ہوشیار، بالغ دنیا کے گرم و سرد سے واقف، عالم فاضل، پیرزادے، سجادہ نشین، تاجر، بڑے عہدہ دار، بی اے۔ ایم اے۔ سنجیدہ اور ذی عقل ہوتے ہیں اور بیعت کا سلسلہ گرم ہے کہ اب پورے نام بھی لکھنے میں نہیں آتے۔ خدا تعالیٰ کی وحی کے کیسے سچے لفظ ہیں اور یہ براہین احمدیہ میں مندرج ہیں ...... وہ زمانہ تو اب ہی آ گیا کہ بہت سے لوگوں کو بوجہ کثرت حضار مشکل زیارت نصیب ہوتی ہے۔ سیر کو بھی جس وقت حضرت باہر تشریف لے جاتے ہیں۔ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ سو سو کبھی دو دو سو کبھی پانسو اور کبھی اس سے زیادہ ہمراہ ہوتے ہیں اور ایک کثیر گروہ قادیان میں حضرت کی خدمت میں برکات و فیضان حاصل کر رہا ہے وہ خالی اور غیر آباد جگہ جہاں گنوار عورتیں پاخانہ پھرتی تھیں اور وہ تالاب جس میں ہاتھی غرق ہوتا تھا وہاں خدا کے فضل سے مکانات ہماری جماعت کے اور مہمان خانہ اور مدرسہ اور بورڈنگ ہاؤس اور اس کا باورچی خانہ اور شفاخانہ اور حضرت اقدس کا کتب خانہ اور مطبع ضیاء الاسلام اور مدرسے کا دفتر اور چاہ ہے اور وہاں ایک وسیع اور کشادہ سڑک ہے جس پر برسات میں ٹہلنے اور کھڑے ہونے سے نظارۂ نیچر دکھائی دیتا ہے اور روز بروز یہاں اور ہی عمارتیں طیار ہوتی جاتی ہیں۔ قادیان میں وہ مکان جن میں کوئی مفت بھی رہنا پسند نہیں کرتا تھا اب وہی مکان کرایہ پر بھی نہیں ملتے۔ بعض مکان ۸ اور بعض عہ اور بعض عا اور پانچ چھ روپیہ کرایہ پر ہیں۔ خدا کے فضل سے ایک مطبع کی جگہ دو مطبع ہو گئے ہیں ایک مطبع کا ذکر کر چکا اور دوسرا مطبع شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی کا جس میں سے ہفتہ وار اخبار الحکم جاری ہوتا ہے اور دوسری کتابیں اور رسالے اور اشتہار بھی طبع ہوتے ہیں۔ جو زمین یہاں پانچ روپے کو مہنگی تھی اب وہ پچاس روپے کو بھی سستی سمجھی جاتی ہے اور پھر یہی نہیں ملتی لکڑیاں اور اپلے جو کوئی مفت کو بھی نہ پوچھتا تھا۔ اب وہ بڑی گراں قیمت کو ملتی ہیں۔ غرض قادیان جو بن پر آ رہا ہے اور روز بروز ترقی ہو رہی ہے جو ایک بار آ کر پھر دوبارہ آوے خواہ دو چار ماہ کے بعد آوے اس کو ایک اور کا اور عالم نظر آتا ہے۔ اور جو یہاں رات دن حضرت کی خدمت مبارک میں رہتے ہیں وہ دن دونی رات چوگنی بہار دیکھتے ہیں ادھر حضرت کے فیضان کی ترقی، تحریر کی ترقی، تقریر کی ترقی، مضامین کی ترقی اسرار و معارف کی ترقی، حقائق و دقائق قرآنیہ کی ترقی، وحی الٰہی کی ترقی مراتب و منازل میں ترقی اور حضرت کی صحت میں ترقی۔

غرض ہر ایک چیز میں ترقی ہے مہاجر و انصار میں ترقی، مدرسہ کی ترقی لنگر کی ترقی ہاں خوب یاد آیا بیشک دشمنوں کا تنزل ہے۔ جو بڑے بڑے دشمن معاند عنید تھے وہ دنیا سے اٹھ گئے اور جو باقی ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے کسی روز خس کم جہاں پاک میدان خالی ہو جاوے گا۔ ...... بہت سے لوگ ارادہ کر رہے ہیں کہ قادیان میں مہاجر بن کر رہیں اور بہت سے مبارک وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر بار ملک و املاک چھوڑ کر اس امام کی خدمت میں رہتے ہیں اول تو حضرت مولوی نور دین صاحب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی پھر ان کے بعد اور صاحب ہیں۔ چنانچہ حضرت سید میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو حضرت امام کے خسر ہیں۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مولوی قطب الدین صاحب، مولوی قاضی امیر حسین صاحب بھیروی، شیخ عبدالرحیم صاحب حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب پشوری، ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی اور خاکسار راقم ...... اور نواب محمد علی خان صاحب مع اپنے رفقاء و اہل خانہ و ملازمین بہت مدت سے یہاں ہیں اور بہت سا اپنے رہنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں علاوہ ان کے اور بہت سے احباب ہیں جو یہاں رہتے ہیں اس وقت ان کا نام مجھے یاد نہیں۔ حضرت اقدس ایک روز فرماتے تھے کہ ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے بگیاں ٹم ٹم فٹن پالکیاں، گھوڑے، شکر میں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے سو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان عجیب شہر عظیم الشان بن جائے گا پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑے لوگوں اور عزیزوں کی یادگاریں بناتے ہیں کیا خدا اپنے پیارے کی یادگار قائم نہ کرے گا ضرور کرے گا اور فرمایا کہ آجکل جو طاعون کا سخت زور و شور ہو رہا ہے اور ساٹھ یا سو برس تک اس کا دورہ رہتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ یا تو یہ مرض گناہ کو نگل جاتا ہے یا گنہگاروں کو کھا جاتا ہے اور مرسل و مامور کے زمانے میں تو یہ آتا ہی رہا ہے اور یہ لوگوں کی بداعمالیوں کے نتیجہ ہو جاتا ہے۔ وہ مامور پر جو جھوٹے طعن کرتے ہیں وہ الٹے طاعون میں گرفتار ہوئے ہیں پس جب اس کا اس قدر دورہ رہا تو لوگ امن کی تلاش کریں گے تو کیا عجب ہے کہ ہمارا کشف اسی طرح پورا ہووے کہ لوگ ہلاکت اور طاعون زدہ مقامات کو چھوڑ کر قادیان میں آ کر بسیں۔ خاکسار نے بھی دو خواب اسی کشف کے مطابق ایک سال شاید ہوا ہوگا دیکھے ایک خواب مجھے اس وقت خوب یاد آ گیا وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس امام اور خاکسار اور بہت سے اپنی جماعت احمدیہ کے لوگ کہیں سفر کو گئے ہیں جب واپس آئے تو قادیان کے قریب پہنچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ قادیان ایک عظیم الشان گلزار جنان بنا ہوا ہے۔ سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کی تحریروں سے مکانات بلند بنے ہوئے ہیں اور انگریزوں کی کوٹھیاں اور مکانات عمدہ عمدہ خوبصورت بنے ہوئے ہیں۔ ویسرائے اور لیفٹیننٹ گورنر اور کمشنر اور کلکٹر اور نیز بڑے بڑے عہدہ داروں کے بنگلے رفیع الشان مزین ہیں اور ان میں وہ وہ صاحب رونق افروز ہیں اور فوجیں اور لشکر پڑے ہوئے ہیں۔ ڈیرے اور خیمے اور چھولداریاں کوسوں میں لگی ہوئی ہیں اور وہ تالاب جس کا میں نے ذکر کیا ہے وہ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے اس میں کشتیاں اور جہاز چل رہے ہیں اور دھوبی بکثرت ایک طرف کپڑے دھو رہے ہیں۔ پھر میں جاگ اٹھا اور مجھے وہ وحی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام جو اس پاک انسان پر نازل ہوا ہے جو خدا کا پیارا اور متقیوں نبیوں و مرسلوں و صحف مقدسہ اولیاء غوث و قطب ابدال علمائے ربانی کا موعود ہے اور وہ یہ ہے کہ ...... یعنی یہاں تک تیرے مدارج و مراتب کی ترقی ہوگی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ واقعی یہ بات سچ ہے کہ چاروں طرف ایک شور محشر بپا ہوگا اور قادیان امن کی جگہ ہوگا تو لوگوں کو چل پھر کر قادیان ہی سوجھے گا۔ اب تو لوگ ٹھٹھا اور استہزاء کرتے ہیں مگر بعد میں ان کو حقیقت معلوم ہوگی۔

غرضیکہ جو اشیاء اور بڑے بڑے شہروں میں ملتی ہیں وہ یہاں بھی مل جاتی ہیں اور آئندہ کو جو زندہ رہے گا وہ دیکھے گا کہ کیا کیا کچھ یہاں ہوگا اور کیا کیا ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور وعدوں کے دن قریب ہیں۔ ہاں ابھی تک ایک دکان یہاں پانوں کی نہیں ہوئی امید ہے کہ کسی وقت یہ بھی ہو جاوے۔ مگر جب تک یہ دکان نہ ہو تب تک میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جو صاحب کسی ایسے شہر یا قصبہ سے تشریف لاویں جہاں پان مل سکتی ہیں وہ ضرور آنہ دو آنہ کے پان ضرور ضرور میرے واسطے لایا کریں۔ کیونکہ میں کئی وجہ سے پانوں کا سخت سے عادی ہوں ایک اس وجہ سے کہ میرے دانتوں میں سخت درد رہتا ہے۔ روٹی کھانا بلکہ ٹھنڈا پانی پینا مشکل ہے۔ بہت سی دوائیوں کے بعد جب کسی سے فائدہ مترتب نہ ہوا تو تمبا کو کھانے سے خدا تعالیٰ نے شفا بخشی۔ خالص تمبا کو کھانا ایک قسم کی بدبو پیدا کرتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ پان ضروری ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ میں جو کاپی لکھتا ہوں مجھے نزلہ کا بھی مرض ہے۔ منہ نیچے کرنا پڑتا ہے اس سبب سے بھی اگر پان منہ میں نہ ہو تو دانتوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ سو احمدی بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ میری اس عرضداشت کو نہ بھولیں جہاں وہ اپنے ذمہ اور خرچ لگا کر قادیان آتے ہیں دو چار پیسے کا خرچ اور گوارا کر لیں کہ پان عمدہ سے دیکھ کر ساتھ لایا کریں اور بھول نہ جاویں قیمت یہاں آنے پر ادا کی جائے گی۔

والسلام خیر الختام خاکسار محمد سراج الحق نعمانی از قادیان دارالامان۔

(الحکم 30/اپریل 1902ء)

اے قادیاں تیرے لئے

دل سے اٹھتی ہے صدا اے قادیاں تیرے لئے
میری یادوں کا دیا ہے ضو فشاں تیرے لئے

امن کا ہے اک نشاں تو قدسیوں کی لاج ہے
بے سرا ہم جو ہوئے تو بے گماں تیرے لئے

مردہ ہم تھے جی اٹھے تیری دعاؤں کے طفیل
کس طرح یہ کھل اٹھا ہے گلستاں تیرے لئے

پابہ زنجیرِ ستم اپنے ہی گھر میں ہیں جو آج
ہیں تڑپتی ان کی روحیں قادیاں تیرے لئے

ظلم مٹ جائیں گے سب اور دور ہو جائیں گے غم
دوڑتا آتا ہے ایسے آسماں تیرے لئے

پانچویں چندا کے دم سے میل سارے ڈھل گئے
کس قدر دلشاد ہیں پیر و جواں تیرے لئے

تیری خاطر جان بھی اور آن بھی قربان ہے
بُن رہی ہے کہکشاں یہ داستاں تیرے لئے

ہے پہنچتی سب جگہ پر اب نوائے قادیاں
ہے ہمہ تن گوش دیکھو سب جہاں تیرے لئے

”ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج“
بڑھ رہا ہے سوچ کر یہ کارواں تیرے لئے

یوں تری عاجز نوازی نے نوازا اس طرح
خم ہوئی ہیں گردنیں سب کی یہاں تیرے لئے

”صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے“
ہے معیّن فی الحقیقت یہ اماں تیرے لئے

کیوں بھٹکتا ہے حلیمِ خستہ جاں یوں دربدر
ہر گھڑی دل میں لئے آہ و فغاں تیرے لئے

ابن کریم

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

جرمن وکیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لاویں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون: 0476213156

CNG
الفیصل سی این جی سٹیشن
چیف ایگزیکٹو: محمد یوسف
ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
فون آفس: 5502667-5960422 موبائل: 0300-8543530

محمد یعقوب، محمد یوسف
MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس
طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید
ہول سیل ویجیٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11 /آئی۔ اسلام آباد
فون آفس: 4443262-4446849 فون رہائش: 4842026-4844366

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

البشیرز — معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

Dawlance Super Exclusive Dealer
فرتج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
فضل عمر ایگریکلچر فارم
زرعی مشورہ جات کے لئے رابطہ کریں
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد
0223004981
0300-3303570

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

جماعت احمدیہ کا مبارک آغاز اور شاندار مستقبل

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔''

(اربعین حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 348)

جلال سے بھرے ہوئے یہ مبارک الفاظ اس مقدس ہستی کے ہیں جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ یہ مقدس وجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ کا ہے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں دین حق کی حالت بہت ہی کسمپرسی کی تھی۔ عیسائیت اور دیگر مذاہب ہر طرف سے دین حق پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ دردمندان دین کے دل مضطرب تھے اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر سجدہ ریز۔ بالآخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق دین کی حفاظت اور احیائے نو کی بنیاد ڈالی۔

اس زمانہ کے سب سے بڑے فانی فی اللہ اور عاشق رسول حضرت مرزا غلام احمد نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محي کی تلاش میں ہیں اور ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

هذا رجل يحبّ رسول الله

کہ یہی وہ عظیم اور مبارک انسان ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ یہ خدائی اشارہ تھا کہ محبّ رسول ہونے کی شرط اس مقدس وجود میں پوری طرح متحقق ہے اور یہی امتیازی وصف ہر خیر و برکت کی کلید ہے۔ پھر آپ کو ایک کشف میں یہ نظارہ بھی دکھایا گیا کہ ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور آپ کو اس کا مالی مقرر کیا گیا ہے۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ 202)

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر واضح فرمایا کہ جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ وعدہ آپ کے وجود میں پورا ہوا۔

یہ وہی زمانہ ہے جب آپ نے دین حق کی تائید و نصرت میں اپنے عظیم الشان قلمی جہاد کا آغاز فرمایا۔ کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت نے عالم دین حق میں ایک نئی زندگی پیدا کردی۔ آپ دین دشمن طاقتوں کے خلاف اس شان سے نبرد آزما ہوئے کہ روحانی بصیرت رکھنے والوں نے اس گوہر آبدار کو خوب پہچان لیا۔ لدھیانہ کے مشہور بزرگ حضرت صوفی حاجی احمد جان صاحب نے لکھا کہ آپ مجددِ وقت، طالبان سلوک کے لئے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضرِ راہ اور منکرین دین کے لئے سیفِ قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجّتِ بالغہ ہیں۔

لوگوں کے ہاتھ بیعت کی غرض سے آپ کی طرف اٹھنے لگے لیکن آپ نے ایسی ہر درخواست کے جواب میں یہی فرمایا:۔

''اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں''

وقت گزرتا گیا اور بالآخر وہ مبارک گھڑی آ گئی جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اجازت عطا ہوئی کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں۔ یکم دسمبر 1888ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں پہلی بار الہام الٰہی کے حوالے سے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بیعت لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

''یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 881)

اس ابتدائی اعلان کے قریباً چالیس روز بعد حضرت مسیح موعود نے 12 جنوری 1889ء کو ''تکمیل تبلیغ'' کے نام سے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائط بیعت کا ذکر فرمایا۔ اشتہار کے آخر میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ دعوتِ بیعت کا یہ عام اشتہار ہے اور ''متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 192)

ان اشتہارات کی اشاعت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے قادیان سے لدھیانہ کا سفر اختیار فرمایا اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلّہ جدید میں قیام پذیر ہوئے۔ لدھیانہ آنے کے چند روز بعد 4 مارچ 1889ء کو آپ نے ایک اور اشتہار بھی شائع فرمایا جس میں آپ نے بیعت کی حقیقت، بیعت کے اغراض و مقاصد اور بیعت کے ذریعہ حاصل ہونے والی روحانی برکات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلۂ بیعت کو کیفیت وکمیّت ہر لحاظ سے بڑی عظمت اور شوکت عطا فرمائے گا۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

''یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوّت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ......اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 198)

حضرت مسیح موعود کی طرف سے ان اشتہارات کی اشاعت نے مخلصین کے دلوں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ یہ فدائی روحیں تو عرصہ سے اس ساعت سعد کی منتظر تھیں۔ امام الزمان کی آواز سنتے ہی سعادت مند مخلصین لدھیانہ پہنچنے لگ گئے۔ بیعت لینے کیلئے آپ نے حضرت منشی صوفی احمد جان صاحب کے مکان کو پسند فرمایا۔ یہ وہی عارف باللہ اور پاک باطن صوفی بزرگ ہیں جو آپ کے قدیم عشاق میں سے تھے اور اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائیں۔ آپ ہی نے ایک موقعہ پر حضرت مسیح پاک کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس وقت تو حضرت مسیح موعود نے آپ کو یہی جواب دیا کہ میں ابھی بیعت لینے کے لئے مامور نہیں کیا گیا۔ مگر آہ! کہ جب یہ وقت آیا تو حضرت صوفی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ لیکن مسیح موعود کی قدر شناسی اور ذرہ نوازی دیکھئے کہ آپ نے بیعت اولیٰ کے لئے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہ اسی عاشقِ صادق کا مکان تھا جو بعد ازاں تاریخ احمدیت میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوا اور مزید یہ کہ 313 بیعت کرنے والوں کی فہرست جب اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع فرمائی تو 99 ویں نمبر پر اس عاشقِ صادق کا نام بھی شامل فرمایا کہ یہ پاک انسان تو برسوں قبل ہی آپ کے مبائعین کے زمرہ میں داخل ہو چکا تھا۔

بالآخر 23 مارچ 1889ء کا دن آ گیا جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنہری تاریخ ساز دن ہے۔ یہی وہ مبارک دن ہے جس روز دورِ آخرین میں احیائے دین کی آسمانی تحریک کا دنیا میں باقاعدہ آغاز ہوا اور حقیقی دین کی علمبردار اور فدائی جماعت احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس روز جماعت کی تاریخ میں پہلی بار، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے، امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنا دست مبارک مبائعین کے ہاتھوں کے اوپر رکھتے ہوئے ان سے بیعت لی۔ یہ بیعت اولیٰ کہلاتی ہے۔ اس روز سے بیعت کا یہ طریق جماعت احمدیہ میں جاری وساری ہے۔ ابتداء میں بیعت کی تقریب میں چند افراد شامل ہوا کرتے تھے اور تقریب بھی مقامی نوعیت کی ہوتی تھی۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے MTA کی برکت سے یہ ایک عالمگیر تقریب بن چکی ہے جس میں ہر سال کروڑوں افراد خلیفۂ وقت کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔

23 مارچ 1889ء بمطابق 20 رجب 1310 ہجری جمعرات کا دن تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود مکان کے اس حجرہ میں تشریف لائے جو مکان کے شمال مشرقی کونے میں ہے۔ اس وقت اس کی حالت ایک خستہ حال کچی کوٹھڑی کی تھی۔ حضرت مسیح موعود کمرہ کے جنوب مشرقی کونے میں نیچے بیٹھ گئے اور انتہائی سادگی کے ساتھ بیعت کی تقریب کا آغاز ہوا۔ کمرے کے دروازہ پر حضرت شیخ حامد علی کو مقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ سب سے پہلے جس خوش نصیب کو آپ نے بیعت کے لئے طلب فرمایا وہ آپ کے فدائی اور سرتاپا عاشق، حضرت مولانا نورالدین تھے۔ حضرت اقدس نے حضرت مولوی صاحب کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ بیعت کے الفاظ یہ تھے۔

''آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ (۔)''

پانچ احباب کو نام بنام بلانے اور ان سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح موعود نے شیخ حامد علی صاحب سے فرمایا کہ اب آپ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جائیں۔ اس طرح سب سے فرداً فرداً بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس روز چالیس خوش نصیبوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر اس موقع پر ایک خصوصی رجسٹر تیار کیا گیا جس پر یہ عنوان لکھا گیا۔

''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت''

اس میں سب مبائعین کے نام، ولدیت اور سکونت وغیرہ کا اندراج کیا گیا۔ بعض ابتدائی نام حضرت اقدس نے خود اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے اور باقی نام مختلف اوقات میں دیگر احباب نے درج کئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپور تھلہ نے پہلے روز بیعت کی توفیق پائی۔ وہ اس بیعت کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور بیعت کے بعد دعا بہت لمبی فرماتے تھے۔

مردوں سے بیعت لینے کے بعد حضرت اقدس گھر میں واپس تشریف لائے اور بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ تو ہمیشہ سے آپ کے سب دعاوی پر کامل ایمان رکھتی

تھیں۔ اس روز سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حضرت صغریٰ بیگم نے پائی جو حضرت مولانا نورالدین کی اہلیہ اور حضرت صوفی احمد جان کی صاحبزادی تھیں۔ بیعت کی تقریب کے بعد جملہ حاضر احباب نے حضرت اقدس کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر کھانا کھایا اور بعدازاں نماز ادا کی گئی۔

یہ ہے بہت مختصر اور اجمالی ذکر اس عظیم الشان اور یادگار دن کا جب جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ یہ دراصل ابتداء تھی ایک عظیم الشان روحانی عالمگیر انقلاب کی جو ازل سے اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ازلی تقدیر دن بدن روشن تر اور کل دنیا پر محیط ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو احمدیت کی ترقی، عظمت، شوکت اور عالمگیر غلبہ کے متعلق جو جو بشارتیں عطا فرمائیں وہ ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں اور مومنین کے دلوں کو یقین محکم عطا کر رہی ہیں کہ احمدیت کے ذریعہ غلبۂ دین حق کی تقدیر ضرور پوری ہو کر رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس خدائی تقدیر کا راستہ ہرگز روک نہیں سکتیں!

جس وقت حضرت مسیح موعود نے اذن الٰہی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس زمانہ میں ابتداءً آپ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق، قادر و توانا خدا جس نے آپ کو بھیجا تھا وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا:

’’میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں‘‘۔

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 49)

پھر اسی علّام الغیوب خدا سے خبر پا کر آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا:۔

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پہ برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 904)

پھر آپ نے بڑے جلال اور تحدّی سے الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:۔

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں ...... سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

یہ ساری بشارتیں جن کا مرکزی نقطہ تائید و نصرت الٰہی ہے بڑی شان سے دن رات پوری ہو رہی ہیں۔ ہر آنے والا دن احمدیت کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔ دین حق کے عالمگیر غلبہ کے آثار روشن سے روشن تر ہوتے جا رہے ہیں۔ فتح دین حق کا دلربا نقشہ ہماری نظروں کے سامنے روز بروز کھلتا چلا جا رہا ہے۔

کاروان احمدیت جس کا آغاز صرف چالیس افراد سے ہوا، آج اس کی تعداد کروڑ ہا کروڑ تک جا پہنچی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ دنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔ شجرۂ طیبہ کی طرح اس کی جڑیں اکناف عالم میں خوب مضبوطی سے پیوست ہیں۔ جبکہ اس کی شاخیں شش جہات میں سایہ فگن ہیں۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور رنگ و نسل کی تمیز سے بے نیاز، شجرِ احمدیت کی گھنی چھاؤں تلے شانہ بشانہ خدمت دین میں مصروف ہے۔ ساری دنیا میں قرآن مجید اور دینی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ تعلیم اور طبی خدمات کے میدانوں میں بے لوث خدمتِ انسانیت کرنے والی اس جماعت کی خدمات کا برملا اعتراف کیا جاتا ہے۔

اکنافِ عالم میں ہزاروں بیوت الذکر کی تعمیر کا اعزاز اس جماعت کو حاصل ہے۔ ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں دین حق کا پیغام پہنچانے کی خوش بختی اور سعادت بھی اس جماعت کو حاصل ہے۔ اس طرح یہ بشارتِ الٰہی کہ ’’میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ دن رات پوری ہو رہی ہے۔ مسیح پاک کے کپڑوں سے بادشاہوں کے برکت پانے کا نشان بارہا پورا ہو چکا ہے۔ گیمبیا، نائیجیریا اور بینن کے متعدد بادشاہ اور حکمران یہ سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ علم اور معرفت میں کمال حاصل کرنے کے میدان میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب، پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امتیازی خدمات اپنی مثال آپ ہیں۔ تائید و نصرت الٰہی کے نشانوں کا کوئی شمار نہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اور عالم احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک نے کس تحدی اور جلال کے ساتھ فرمایا:۔

’’اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

❀...... ❀...... ❀

اجتہاد اور ائمہ فقہ

حضرت مسیح موعود کا ایک نورانی ارشاد

امامت کے بغیر ایماں درخشاں ہو نہیں سکتا
چراغِ ملتِ وحدت فروزاں ہو نہیں سکتا
جو ہیں چاروں امام امت میں وہ ہیں رحمت باری
حقیقت میں وہ امت کے لئے ہیں چاردیواری
نہ ہوتے وہ تو فکر و قلبِ مومن خام ہی رہتا
تجسس کا عمل اک جذبۂ ناکام ہی رہتا
کمندِ شوق کی بے رہ روی ہوتی خیالوں میں
اندھیروں کی سیاہی پھیلنے لگتی اُجالوں میں
مگر یہ یاد رکھو اجتہاد اک ذوقِ کامل ہے
اسی کو دسترس ہے اس پہ جس کو خود یہ حاصل ہے
سرشتِ ہم نوائی بھی ہو خوئے دلفگاری بھی
اسی کے دل پہ ہوتا ہے نزولِ ابرِ باری بھی
ہر اک گل حُسنِ گلشن کا سراپا ہو نہیں سکتا
ہر انساں طُور پر جانے سے موسیٰ ہو نہیں سکتا
خدا یہ آپ فرماتا ہے اپنے پاک قرآں میں
کہ اس کے پاک بندوں کے قدم اٹھتے ہیں ایماں میں
یہ اہل استقامت ہر قدم پر بڑھتے جاتے ہیں
رضائے حق کی خاطر دار پر بھی چڑھتے جاتے ہیں
انہی پاکیزہ لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
’’جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے‘‘
نہیں ہوتا کوئی صدق و اطاعت میں مثیل اُن کا
خدا خود آپ بن جاتا ہے دُنیا میں کفیل اُن کا

عبدالسلام اختر

جماعت احمدیہ اور محبت قرآن۔ رفقائے مسیح موعود کے عاشقانہ نظارے

قرآن پڑھنے، پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کی سچی لگن کے دلکش واقعات

عبدالسمیع خان

عشق کا منبع

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ میں قادیان میں آیا۔ حضور جس کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار اس کمرے کے باہر سویا ہوا تھا۔ رات کو عاجز کی آنکھ کھلی تو کیا سنتا ہوں کہ حضور چلا چلا کر قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے عشق کا اظہار کرتا ہے۔ حضور کے عشق کی کیفیت عاجز کے بیان سے باہر ہے۔

(الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی تلاوت قرآنی کے واقعات عجیب وغریب ہیں اور ان کی متواتر شہادت ان لوگوں سے ملی ہے جنہوں نے بلاواسطہ آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ کے کلام میں ایک درد، رقت اور محبت کی لہر ہوتی تھی، باوجودیکہ اس میں موسیقی کا رنگ نہ ہوتا تھا۔ مگر اس میں بے انتہا جذب اور کیف اور لہر ہوتی تھی۔ آپ کے قرآن مجید پڑھنے کے کئی طریق تھے۔ بعض اوقات آپ قرآن مجید کو اس نیت سے پڑھتے تھے جبکہ آپ کو کوئی مضمون لکھنا ہوتا تھا۔ اس کا رنگ بالکل الگ تھا۔ بعض اوقات قرآن مجید کی تلاوت اللہ تعالیٰ سے محبت وعشق کی کیفیت میں ایک ہنگامہ خیز کیف پیدا کرنے کے لئے کرتے تھے اور یہ علی العموم آپ رات کو فرماتے تھے جبکہ دنیا سوئی ہوتی تھی۔ اس وقت آپ گنگنا کر قرآن مجید پڑھتے اور آپ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوتی تھی اور اس کیفیت کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

دل میں ہے میرے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(الحکم 21 جولائی 1934ء ص4)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت مسیح موعود نے عشق قرآن کا یہی پودا اپنی جماعت کے دلوں میں لگایا۔ جس کا ایک بہت تناور درخت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاکیزہ سینہ سے بلند ہوا۔ آپ کی زندگی کی تمام مصروفیات عشق قرآن کے گرد گھومتی تھیں اور اس کے عجیب وغریب واقعات دلوں میں محبت قرآن کے نئے ولولے پیدا کرتے ہیں۔ آپ نے ہی جماعت احمدیہ میں درس قرآن کا لامتناہی سلسلہ جاری کر دیا۔ فرماتے ہیں:۔

تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قل ھو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو 7 سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔

(الحکم 7 فروری 1910ء ص7)

حضرت مصلح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے فیضیاب ہونے والوں میں وہ نادر وجود بھی تھا جو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا گیا تھا اور جس کے ذریعہ دنیا پر کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کے جو معارف بیان فرمائے اور اس کی ترویج کے لئے جو نظام ترتیب دیا وہ رہتی دنیا تک آپ کے عشق کی گواہی دیتا رہے گا۔ یہاں صرف آپ کے عشق قرآن کے دو نمونے دکھانے مقصود ہیں۔

حضور پر 1954ء پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ علاج کے لئے یورپ بھی تشریف لے گئے مگر صحت مسلسل گرتی گئی۔ 1956ء میں حضرت مصلح موعود اپنی بیماری کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

لاہور میں ایک بڑے لائق ڈاکٹر ہیں۔ میں نے ان کو یہاں بلوایا اور میں نے کہا کہ دیکھئے میں نے قرآن شریف کا ایک سیپارہ پڑھا تھا کہ میری طبیعت گھبرا گئی۔ اس بیچارے کو تو قرآن شریف پڑھنے کی عادت نہیں تھی کہنے لگا ایک سیپارہ یہ تو بڑی چیز ہے۔ میں نے کہا آپ میرا حال تو نہیں جانتے میں نے تو تندرستی میں بعض دفعہ رمضان شریف میں پندرہ پندرہ سولہ سولہ سیپارے ایک سانس میں پڑھے ہیں۔ پس میری تو ایک سیپارہ پر گھبراہٹ سے جان نکلتی ہے کہ مجھے ہو کیا گیا ہے کہ یا تو پندرہ سولہ سیپارہ پڑھنے اور ساتھ ہی زبان سے بھی پڑھتے جانا اور آنکھوں سے بھی دیکھتے جانا اور کجا یہ کہ ایک سیپارے کے ساتھ ہی گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ وہ بیچارہ اس پر کہنے لگا کہ یہ تو بہت بڑا کام ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 14 فروری 1956ء ص3)

حضور نے افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1958ء میں فرمایا:۔

اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہونا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔ بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور رات کو لیٹنا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ احسان رہا ہے کہ باوجود بیماری کے حملہ کے اور اس پر ایک لمبی مدت گزر جانے کے مجھے قرآن کریم نہیں بھولا۔ میں جب بھی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں۔ اس کے نئے نئے معارف میرے دل میں آتے جاتے ہیں اور پھر اس سال تو قرآن کریم کو کثرت سے پڑھنے کی اتنی توفیق ملی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ملی۔ یعنی باوجود بیماری کی تکلیف کے اس سال جون سے لے کر اس وقت تک 25,24 دفعہ میں قرآن کریم ختم کر چکا ہوں۔

(الفضل 24 جنوری 1959ء)

روٹری کلب لاہور کے صدر مسٹر سعید۔ کے۔ حق کی دعوت پر حضور نے ان کے کلب میں Service Above Self کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حق صاحب اس علمی خطاب کے متعلق اپنے اور دوسرے حاضرین کے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

حضرت صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک اس موضوع پر دلکش پیرایہ میں فاضلانہ اور پُر اثر انگریزی زبان میں ایڈریس کیا جس کو تمام ممبران نے بہت سراہا۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد کئی ایک ملکی اور غیر ملکی ممبران، ممبرات اور خاص الخاص مہمانوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب ولایت یا امریکہ کی کونسی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ جن ممبران نے حضور کو مدعو کرنے کی مخالفت کی تھی ان پر بھی اتنا اثر ہوا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ حضور کو پھر بھی بلائیں...... آخر غیر ملکی مہمانوں نے حضرت صاحب سے پوچھ ہی لیا کہ جناب آپ کس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ میں **قرآن کی یونیورسٹی سے پڑھا ہوں اور تمام علوم قرآن سے ہی حاصل کئے ہیں۔ کسی کالج یا یونیورسٹی کا پڑھا ہوا نہیں ہوں**"۔

(سوانح فضل عمر جلد 5 ص 544)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے کئے جانے والے مقدمہ حفظ امن کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود 13 فروری 1899ء کو بٹالہ اور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ:

"اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مسیح موعود جا کر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ غلام حیدر خاں صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خواں تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیلدار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے قیام کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت مسیح موعود میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے۔ انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں کھڑے قرآن سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کہ **میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے**۔ اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سیدنا حضرت مسیح موعود

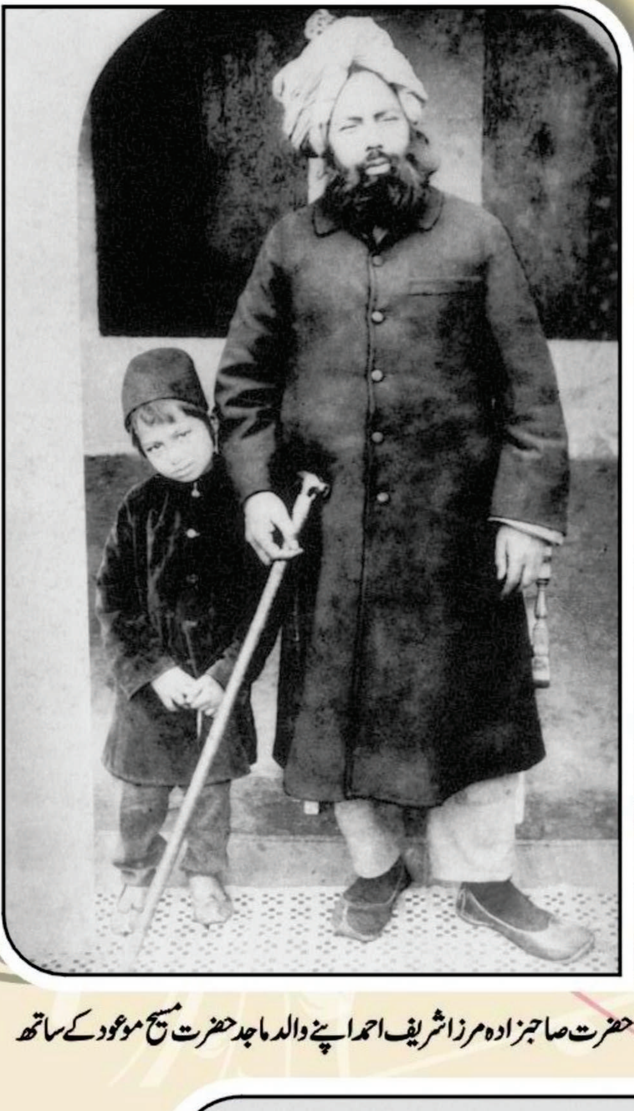

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد اپنے والد ماجد حضرت مسیح موعود کے ساتھ

حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔
حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

MAP1

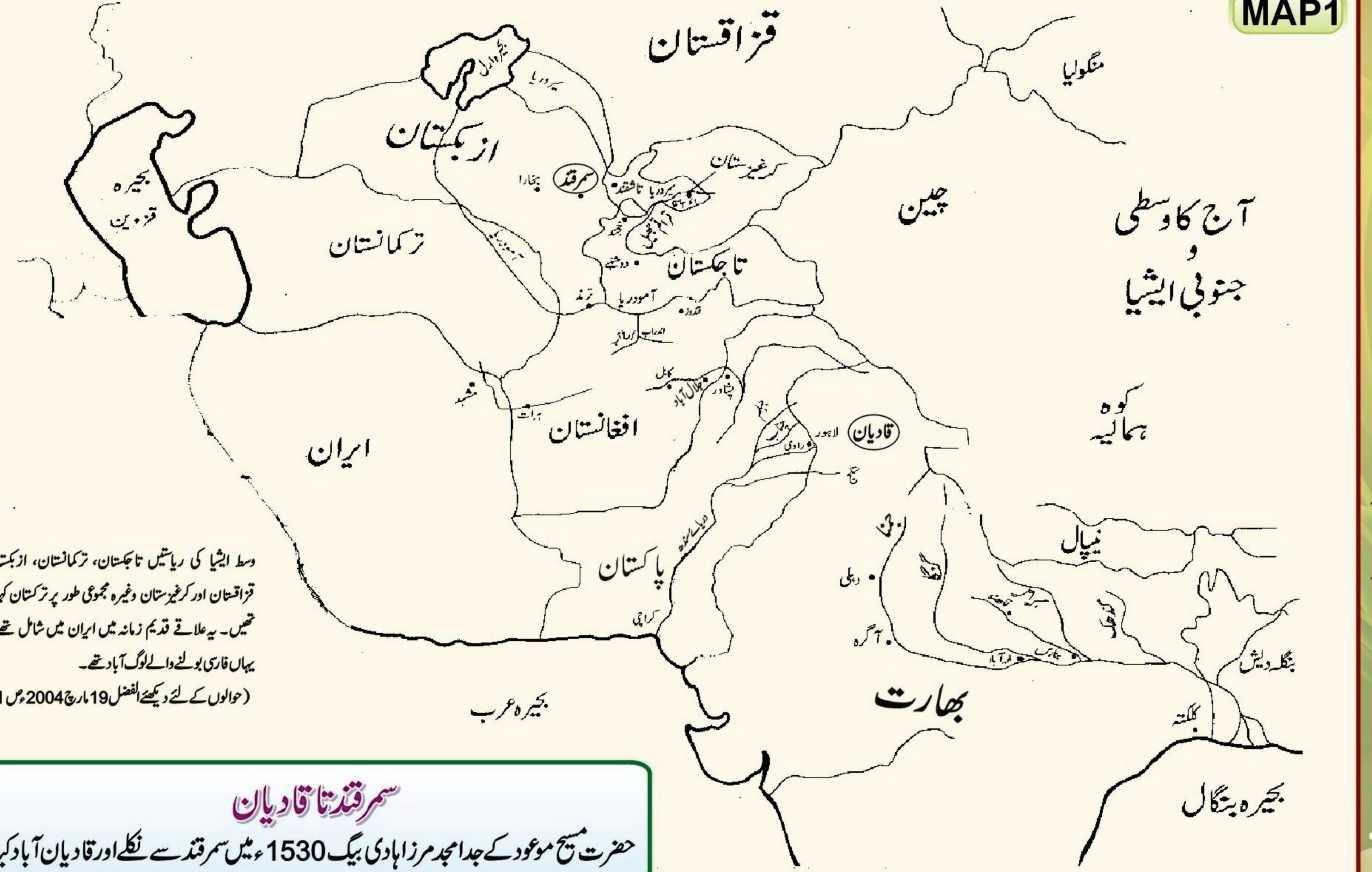

وسط ایشیا کی ریاستیں تاجکستان، ترکمانستان، ازبکستان، قزاقستان اور کرغیزستان وغیرہ مجموعی طور پر ترکستان کہلاتی تھیں۔ یہ علاقے قدیم زمانہ میں ایران میں شامل تھے اور یہاں فارسی بولنے والے لوگ آباد تھے۔

(حوالوں کے لئے دیکھئے الفضل 19 مارچ 2004ء ص 11)

سمرقند تا قادیان

حضرت مسیح موعود کے جدامجد مرزا ہادی بیگ 1530ء میں سمرقند سے نکلے اور قادیان آباد کیا

دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں۔ چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھادی گئی اور صاحب بہادر آکر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہوکر جھومتے رہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد2 ص47)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور گورنمنٹ انگریزی سے مراعات حاصل کرنے کے لئے امام مہدی کی پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

انگریزی حکومت نے رسالہ کی اشاعت پر انہیں چار مربعوں سے نوازا اور ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف اس کی مشینری فوری حرکت میں آگئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کرلیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط وکتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل وانصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہوگی"۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہو جائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مگر **اس دن تو نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پُر شوکت کلام سن کر محو حیرت ہوگیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہوگئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کرکے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ "مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں" اور یہ عرض کرکے وہ قادیان سے چل دیا اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوادی کہ مرزا صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سرتاپا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد2 ص39,37)

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کے درس قرآن کا نظارہ

اخبار بدر قادیان لکھتا ہے:۔

درس قرآن حقائق آگاہ سید سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ مولانا کا طرز بیان نہایت دلچسپ اور وسیع واقع ہوا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ربط اور فصاحت وبلاغت کے بارے میں ایک خاص علم دیا ہے۔ قادیان میں رہنے والے احباب کو قرآن سیکھنے کے لئے نہایت عمدہ موقع ہے۔ مولانا صاحب نہایت باقاعدہ درس دیتے ہیں۔ پہلے الفاظ کی تشریح فرماتے ہیں پھر آیت کے معنے بیان کرتے ہیں پھر دوسری آیات سے اس کا ربط بتاتے ہیں اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ اگر اول سے آخر تک توجہ رکھی جائے تو معلومات میں بہت سی ترقی ہوسکتی ہے۔

(بدر قادیان 25 جون 1908ء ص5)

حضرت مولوی غلام نبی صاحب

حضرت مولوی غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:۔

مولانا کو قرآن کریم سے ازحد محبت ہے۔ بلکہ ایک عشق ہے۔ خالی وقت میں قرآن کریم پر تدبر کرتے ہیں۔ مولانا نے بعض قرآنوں پر ہزاروں مرتبہ پڑھا ہوگا۔ اکثر حصہ قرآن کریم کا حفظ ہے۔ بیماریوں کی وجہ سے سارا قرآن حفظ نہ کرسکے۔ تاہم بہت حد تک حافظ ہیں۔

مولانا اکثر طالب علموں کو قرآن کریم حفظ کرانے کی کوشش کرتے اور بلکہ بارہا فرماتے کہ قرآن کریم حفظ کرنا مشکل ہی نہیں۔ ہر روز دو تین آیت حفظ کرلیں اور ان کو سنن اور نوافل میں اور وتروں میں پڑھتے رہے۔ جب خوب حفظ ہوگئیں۔ پھر آگے کی آیتیں حفظ کرلیں اور حقیقت میں یہ طریق نہایت ہی عمدہ ہے۔ اس سے مولانا کی محبت قرآنی کا پتہ چلتا ہے۔

مولانا نے جب پہلی شادی کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ میں اس وقت ان سے سلسلہ القراۃ العربیہ کا پہلا حصہ پڑھتا تھا۔ مولانا کے گھر میں چلا جایا کرتا تھا کیونکہ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا کی شادی کو ابھی دو تین دن ہی ہوئے تھے مگر مولانا اپنی بیوی کو روزانہ باقاعدہ قرآن کریم ترجمے سے پڑھاتے تھے۔ میں ان کی اندرون خانہ زندگی پر اس سے زیادہ بحث نہیں کرسکتا کیونکہ اس وقت مجھ کو زیادہ شعور نہ تھا۔ تاہم مجھ کو خوب یاد ہے کہ مولانا شادی کے بعد معاً ہی اپنی مرحومہ بیوی کو قرآن کریم پڑھانے لگ گئے تھے اور اگر ان کے گھر میں کوئی بات ہوتی تو قرآن کی۔

(الحکم 21 ستمبر 1923ء ص5)

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود قرآن مجید کا درس باقاعدہ دیتے تھے۔ احمدی اور غیر احمدی بھی اس سے مستفید ہوتے تھے۔ ایک دفعہ مکرم حکیم اللہ دین صاحب آف شیخ پور نزد بھیرہ کو جو غیر احمدی تھے کہا کہ مرزائیوں کا درس کیوں سنتے ہو؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ اب سوائے احمدیوں کے قرآن کو کوئی نہیں جانتا۔

(تاریخ احمدیت بھیرہ ص40)

حضرت ملک مولا بخش صاحب

حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو قرآن عظیم کے مطالعہ اور اس پر غور وتدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر ذہن میں آتی اسے نوٹ کرلیتے۔ "الفضل" اور "ریویو آف ریلیجنز" انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔

(الفضل 27/اکتوبر 2008ء)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کو قرآن شریف کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت مسیح موعود سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کو پیار سے گود میں بٹھالیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 جنوری 1953ء)

(سید محمود اللہ شاہ ص4)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب قرآن مجید کے حافظ تھے اور کلام اللہ سے ان کو گہرا عشق تھا۔ آپ نے سکول میں قرآن مجید حفظ کرنے کا اس طرح انتظام کررکھا تھا کہ کلاسوں کے لحاظ سے قرآن مجید کے پاروں کو حفظ کرنے کے لئے تقسیم کیا ہوا تھا۔ ہر کلاس کے دو سیکشن ہوا کرتے تھے۔ چھٹی سے لے کر کلاس دہم تک پانچ کلاسیں تھیں۔ ہر کلاس کے ذمہ چھ چھ پارے حفظ کرنے کے لئے لگا دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح سکول کے سارے طلباء اگر جمع ہوں تو سارا قرآن مجید زبانی سنا جاسکتا تھا۔ کلاسوں کے انچارج اس کام کے ذمہ وار ہوا کرتے تھے۔

(سید محمود اللہ شاہ صاحب ص87)

آپ کے متعلق مکرم منیر احمد صاحب بانی لکھتے ہیں:۔

مجھے خوب یاد ہے ہماری جماعت میں ہر طالب علم کے ذمہ ایک رکوع تھا اس طرح ساری کلاس نے مل کر پورا پارہ یاد کرلیا اور سارے سکول نے مل کر پورا قرآن پاک حفظ کرلیا۔

(الفضل 28 فروری 2011ء ص4 کالم4)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

مکرم عبدالشکور اسلم صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے تایا جان حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ 1953,54ء میں 6 ماہ کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ میں اس وقت میٹرک کا طالبعلم تھا۔

جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اور جس کا میری آئندہ زندگی پر بہت اثر پڑا۔ وہ حضرت ڈاکٹر صاحب کا قرآن مجید سے عشق تھا۔ ہمارے دن کا آغاز کچھ اس طرح ہوتا کہ اندازاً ساڑھے تین بجے صبح حضرت تایا جان مجھے جگا دیتے۔ اس عرصہ میں وہ خود حوائج ضروریہ اور وضو سے فارغ ہو چکے ہوتے۔ نیم گرم پانی مجھے تیار ملتا۔ اس وقت میرا کام یہ ہوتا کہ میں بھی حوائج ضروریہ سے فارغ ہوکر اور وضو کرکے ان کے ساتھ تہجد میں شامل ہو جاؤں۔ ان کی یہ بڑی خواہش ہوتی تھی کہ میں ان کے ساتھ تہجد میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔ میرا نوعمری کا عالم تھا اس لئے نیند کا غلبہ قدرتی امر تھا۔ بہرحال ان کی محبت اور شفقت نے مجھے اس قابل بنادیا کہ میں ان کے ساتھ تہجد میں شامل ہونے لگا۔

نماز تہجد کے بعد نماز فجر کی تیاری شروع ہو جاتی۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد باجماعت نماز فجر ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید کا دور شروع ہو جاتا۔ حضرت تایا جان مجھے قرآن کریم کی تفسیر بتاتے اور سمجھاتے کہ قرآن مجید کی ایک آیت سے دوسری آیت کا کس طرح تعلق ہوتا ہے اور اس سے کس طرح مضمون اخذ کیا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کا حوالہ دینا، بزرگوں کی تفاسیر کا ذکر کرنا اور پھر اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا طریق کار تھا۔ حضرت تایا جان بڑے دلچسپ مضامین بیان کرتے جس سے ان کی قرآن مجید سے گہری وابستگی کا پتہ چلتا۔ قرآن مجید کی پیشگوئیاں اور قرآن مجید کے مختلف مضامین بیان کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ جب میں ملازمت کے سلسلے میں ربوہ سے باہر چلا گیا تو بذریعہ خطوط مجھے بعض تازہ مضامین بتاتے اور اس بات کا اظہار شدت سے کرتے کہ جب تم ربوہ آؤ تو بجائے اپنے والدین کے گھر جانے کے سیدھے میرے پاس آؤ۔ اس عرصہ میں جو نئے مضامین سامنے آئے

ہوں ان کو نوٹ کروا و اور پھر اپنے گھر جاؤ۔
اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ میں علماء کے درسوں میں شامل ہوں اور جو نئے نکات بیان ہوں ان کا ذکر بھی کروں۔ چنانچہ ہر رمضان میں بیت مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا درس ہوتا تھا۔ ان درسوں میں شامل ہونا اور ان کا تذکرہ کرنا بھی ضروری تھا۔
(ایاز محمود ص 432)

حضرت مولوی غلام حسن صاحب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
مولوی غلام حسن صاحب حضرت مسیح موعود کے ایک پرانے اور مخلص خادم لاہور میں تھے۔ اگرچہ ان کی عمر ستر سال کے قریب تھی مگر جوش ان کے اندر جوانوں سے بھی زیادہ تھا۔ ان کی یہ حالت تھی کہ اگر ان سے کوئی کہہ دے کہ میں قرآن شریف یا حدیث یا عربی پڑھنا چاہتا ہوں تو خواہ اس کا مکان چار میل دور ہو۔ بلا ایک پیسہ معاوضہ لئے بلا ناغہ اس کے مکان پر پہنچ جاتے تھے۔
(الفضل 25 دسمبر 1930ء ص 5)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رفیق حضرت مسیح موعود قبول احمدیت کے ابتدائی ایام کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔
تلاوت قرآن مجید بھی سوچ سمجھ کر کیا کرتا تھا اور اس کے لئے میرا معمول یہ تھا کہ عموماً تین پارے روزانہ پڑھتا تھا اور ان مصروفیات روحانی پر میرے پانچ چھ گھنٹے روزانہ صرف ہو جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دعوت الی اللہ بھی کرتا۔ ان دنوں میں میری مخالفت کم ہو گئی تھی کیونکہ لوگ مجھے دن کو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول دیکھتے اور رات کو نوافل میں گریہ وزاری کرتے دیکھتے تھے۔
چک 99،98 میں مجھے چھ سال تک ٹھہرنے کا موقع ملا کیونکہ وہاں کی جماعت نے یہ شرط کی تھی کہ ہم رخصتانہ اس شرط پر کرائیں گے کہ آپ کو دو سال یہاں ٹھہر کر قرآن کریم کا ترجمہ اور مطالب سمجھا کر پڑھا دیں۔ میں نے اس شرط کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے خوشی خوشی قبول کیا اور وہاں پر اپنے قیام کے دوران میں میں مردوں کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھاتا تھا اور بچوں کو میری بیوی ناظرہ قرآن مجید پڑھایا کرتی تھی اور میں بھی اس کا ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ 1918ء تک ان مجاہدات میں مصروف رہا۔ بعض وقت جب میں رمضان شریف کے اندر ساری ساری رات قیام کرتا اور تھک جاتا تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا کہ جب حضور پُرنور محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے تو پھر تھکنا کیسا! حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے کلمات طیبات اور ارشادات ہدایت بنیاد میں حضور نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں تیرہ سال شدید مجاہدات اور ریاضات کا جو ذکر فرمایا تھا۔ الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے بھی حضور کے نقش قدم پر 1905ء سے 1918ء تک چلنے کی توفیق ملی۔
(حیات بقاپوری ص 33)

آپ تحریر فرماتے ہیں:
میں جوانی میں پورا قرآن کریم تین روز میں ختم کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد سات روز میں ختم کرنا شروع کیا۔ پھر دس روز میں، پھر پندرہ روز میں، پھر ایک ماہ میں یعنی ایک پارہ روز اور اب تو بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ نہیں پڑھا جاسکتا صرف آدھ پارہ روزانہ تلاوت کر لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تلاوت کی برکت سے اتنا عبور ہو گیا ہے کہ اگر دوسرا آدمی تلاوت کر رہا ہو تو وہ حصہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں آیات فلاں پارہ میں ہیں۔ گو حافظوں کی طرح مسلسل نہیں پڑھ سکتا۔ 17-1916ء کا واقعہ ہے کہ ایک بار حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بھیرہ رمضان شریف میں قرآن کریم سنانے کے لئے بھجوائے گئے۔ میں بھی ان دنوں نظارت دعوت الی اللہ کی طرف سے وہاں پر موجود تھا۔ ایک دن حافظ صاحب کا قرآن سننے کے لئے دوسرے حافظ صاحب نہ آئے تو حافظ صاحب نے کہا کہ قرآن کریم کا اعادہ کرنا تھا۔ میں نے کہا آپ مجھے سنائیں۔ کہنے لگے کہ ناظرہ خواں غلطی نہیں نکال سکتے۔ میں نے کہا سنائیں تو سہی۔ چنانچہ حافظ صاحب نے ابتداء ہی میں سہو کیا تو میں نے کہا یہ آیت تو فلاں موقعہ کی ہے۔ حافظ صاحب حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کو تو اچھا خاصا قرآن یاد ہے۔ امید ہے اچھی طرح سن لیں گے۔ چنانچہ اس دن میں نے بطور سامع کے سنا۔
اسی طرح 33-1932ء کے جلسہ سالانہ کے بعد مدرسہ احمدیہ کے صحن میں رپورٹ جلسہ سالانہ سنائی گئی تو حضور نے تبصرہ فرماتے ہوئے کسی آیت کی تلاوت کی تو اٹک گئے۔ میں نے فوراً وہ آیت پڑھ دی۔ حضور نے فرمایا کسی حافظ کو موقعہ دینا چاہئے۔ دوسری بار پھر اٹکے تو میں خاموش رہا۔ لیکن اس دفعہ پھر کسی غیر حافظ نے لقمہ دیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ”اب پھر ایک غیر حافظ نے لقمہ دیا ہے۔ ہم تو حافظ روشن علی صاحب کے لقمہ دینے کے عادی ہیں کہ اگر کسی آیت کا ایک لفظ بھی پڑھتے تو حافظ صاحب فوراً اس کا ماقبل اور مابعد پڑھ دیا کرتے تھے۔ لیکن آجکل حافظ بھی تو بس ایسے ہی ہیں کہ مہارت نہ ہونے کے باعث صحیح آیت کا لقمہ نہیں دے سکتے“۔
(حیات بقاپوری ص 72)

1906ء میں ایک بار قادیان گیا تو اس وقت چوہدری عبداللہ خان صاحب بہلولپوری (جدامجد چوہدری صلاح الدین صاحب بی اے واقف زندگی ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ) بھی اس وقت وہاں موجود تھے انہیں عربی میں ایک الہام ہوا۔ اس وقت ان کی عربی تعلیم اس قدر کم تھی کہ انہوں نے اس فقرے کے معنی مجھ سے دریافت کئے میں نے اس الہام میں جو بشارت تھی اسے بیان کیا اور اس وقت ان کے ساتھ یہ بھی طے پایا کہ میں ان کے گاؤں میں ان کے ساتھ چلوں اور وہاں رہ کر ان کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاؤں۔ میں نے ان کو چھ ماہ تک قرآن کریم پڑھایا اور ساتھ ہی دعوت الی اللہ کی خدمت بھی سرانجام دیتا رہا۔ اس عرصہ میں انہوں نے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ ختم کر لیا اور اتنی لیاقت پیدا کر لی کہ وہ دوسروں کو بھی ترجمہ پڑھا سکتے تھے۔
(حیات بقاپوری ص 31)

حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی اشرف صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدا نما مجلس اور پاکیزہ صحبت کی برکتوں نے کس طرح آپ کے خدام میں عشق قرآن اور ایثار نفس کے اوصاف نمایاں کر دیئے اس کا ایک نمونہ حضرت ماسٹر چوہدری محمد علی خان صاحب اشرف کے قلم سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم کرم دین کے مقدمہ میں بہت سے لوگ حضرت اقدس کے ساتھ گورداسپور میں تھے۔ میرے پاس ایک بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف تھا۔ جو مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اپنے ہاتھ سے دربار خاص میں انعام دیا تھا۔ کیونکہ میں نے آٹھویں جماعت خاص امتیاز سے مہاراجہ کی ریاست میں پاس کی تھی اور مجھ سے دریافت کیا گیا تھا کہ انعام میں کیا لو گے تو میں نے قرآن مجید مترجم کے لئے عرض کیا اور وہی مجھ کو دیا گیا۔ جس پر ماسوائے یونیورسٹی پنجاب کی سند کے ریاست کی طرف سے بھی مطبوعہ سند جلد قرآن کریم کے اندر کی طرف آویزاں و چسپاں تھی۔ وہ قرآن کریم چونکہ موٹے حروف میں تھا نیز مجھے انعام میں ملا ہوا تھا۔ مجھے اتنا عزیز تھا کہ ہمیشہ میں اس انعامی قرآن شریف کو سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ حضرت کے دوست احباب بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت مولوی عبدالستار صاحب کابلی بھی تھے۔ انہوں نے اس قرآن شریف کو دیکھ کر ایسا پسند کیا کہ مجھ سے مانگنے پر مجبور ہو گئے۔ مجھے فرمایا کہ ”چونکہ میری نظر کمزور ہے اس لئے مجھے اپنا جلی حروف والا قرآن کریم دے دو“، اور مجھے چھوٹی سی عکسی حمائل اس کے بدلے میں دے دی اور قرآن مجید مجھ سے لے لیا۔
حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے سے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی ایثار کا مادہ ہو گیا تھا۔ باوجودیکہ میں طالب علم تھا اور انعامی قرآن کریم کا گرویدہ مگر میں نے ان کی درخواست کو رد کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان سے دعائیں لیں۔
(الحکم 28 جنوری 1935ء ص 5)

حضرت حافظہ زینب بی بی صاحبہ

حضرت حافظ زینب بی بی اہلیہ حضرت مولوی فضل الدین کھاریاں حضرت مسیح موعود کی رفیقہ تھیں۔ ان کے متعلق ان کی نواسی طاہرہ جبیں صاحبہ لکھتی ہیں۔
آپ کی آواز بہت بلند تھی۔ قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز سے کرتیں تو دل میں گھبراہٹ سی ہوتی کہ آواز چاردیواری سے باہر نہ جائے۔ ایک دن آپ نے حضرت نانا جان سے پوچھا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے میری آواز باہر جاتی ہے اس کا میں کیا کروں؟
آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جہاں تک آپ کی تلاوت کی آواز جائے گی۔ آپ کے حق میں شہادت جائے گی یعنی قیامت کے روز قرآن کریم آپ کا گواہ ہوگا۔
ایک دن آپ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی تھیں کہ ادھر سے سید حامد شاہ صاحب کا گزر ہوا۔ آپ کی تلاوت سن کر انہوں نے گھر جا کر اپنی بچیوں کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ اسی طرح اور لوگوں نے اپنے بچے قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیج دیئے۔ عورتیں بھی اپنے کاموں سے فارغ ہو کر قرآن کریم۔ قاعدے پڑھنے کے لئے آنے لگیں۔ اس طرح یہ سلسلہ تا زندگی جاری رہا۔
ایک دفعہ حضور نے دریافت فرمایا آپ میں کتنی عورتیں حافظ قرآن کریم ہیں۔ اس بات نے آپ پر گہرا اثر کیا۔ باوجودیکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے تین بچے تھے۔ زمیندار گھرانہ تھا۔ آپ نے واپس آکر قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا اور سارا قرآن حفظ کر لیا۔
ہم نے دیکھا اور سنا کہ آپ ابھی کافی رات ہوتی تو تہجد کی نماز کے لئے اٹھ جاتیں۔ نہایت سوز و گداز سے نماز ادا کرتیں۔ فجر کی نماز ادا کرتیں۔ اور مصلے پر تسبیح و تحمید میں مصروف رہتیں۔ پھر روشنی پھیلنے پر قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ہو جاتیں پھر سکول جانے والے بچے قاعدہ و قرآن کریم پڑھنے کے لئے آجاتے۔ پھر جو سکول نہیں جاتے تھے وہ پڑھنے کے لئے آجاتے۔ پھر عورتیں کاموں سے فارغ ہو کر قرآن کریم پڑھنے کے لئے آجاتیں۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی کی کوئی تفریق نہ تھی۔ آپ قرآن کریم پڑھاتی جاتیں اور ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتی جاتیں اور سب کو دینی مسائل بھی سمجھاتی جاتیں۔
(الفضل 5 جولائی 1999ء)

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود کا قیام سیالکوٹ اور آپ کے پاکیزہ خصائل کے بارے میں

شمس العلماء سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کے تاثرات

حضرت اقدس مسیح موعود کے قیام سیالکوٹ 1864ء اور 1868ء کے زمانہ میں مولانا سید میر حسن صاحب کا تعلق حضرت اقدس سے رہا۔ اس پس منظر میں یہ نوٹ ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے۔

مولانا سید میر حسن صاحب 8/اپریل 1844ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام سید محمد شاہ صاحب تھا۔ شروع میں دستور کے مطابق آپ کو بیت الذکر میں داخل کرا دیا گیا جہاں آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ آپ نے علوم مروجہ کی تحصیل ملا محبوب عالم سیالکوٹی سے حاصل کی اور ملا بشیر احمد صاحب سے صرف ونحو اور عربی ادب کی تکمیل کی۔ تعلیم سے فارغ ہونے پر آپ سیالکوٹ میں سکاچ مشن سکول واقع غلہ (المعروف کنک) منڈی میں بحیثیت استاد مقرر ہوئے یہی سکول جب ترقی پا کر مرے کالج بنا تو موصوف علوم شرقیہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ 1873ء تا 1928ء تک اسی تعلیمی ادارے سے منسلک رہے۔ مرے کالج میں ایک ہال میر حسن کے نام سے منسوب ہے۔ آپ مطالعہ کے بہت شوقین تھے اور بعض اوقات ضخیم کتب کا رات بھر میں مطالعہ کر لیتے تھے۔ اسی طرح ایک نایاب کتاب نجوم القرآن رات بھر میں نقل کر لی۔

مولوی صاحب حضرت حکیم میر حسام الدین کے چچازاد بھائی تھے اور کوچہ حسام الدین میں رہائش رکھتے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (مسیح موعود) جب 1864ء تا 1868ء بسلسلہ ملازمت سیالکوٹ میں مقیم تھے تو اسی کوچہ میں رہائش رکھتے رہے اور بعد میں جب سیالکوٹ تشریف لاتے رہے تو یہاں ہی قیام رکھتے رہے۔ اس طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اس محلّہ کے رہنے والوں حکیم میر حسام الدین صاحب، مولوی محبوب عالم صاحب، علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد صاحب، مولوی میر حسن صاحب، فضل الدین صاحب حکیم منصب علی صاحب، لالہ بھیم سین صاحب اور منشی غلام قادر فصیح صاحب (ہم زلف حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل) شیخ الہ داد صاحب، فضل دین صاحب وغیرہ احباب سے روابط تھے اور یہ لوگ اکثر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور حضرت بانی سلسلہ بھی ان کی مجالس میں تشریف لے جاتے تھے اور دینی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا۔ ملازمت ختم کرنے کے بعد بھی آپ کا ان احباب سے مضبوط تعلق قائم رہا۔ جب سیالکوٹ تشریف لاتے تو دینی مسائل زیر غور آتے۔ 1877ء کا ذکر سید میر حسن صاحب نے بھی اپنی تحریر میں کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی آپ سیالکوٹ تشریف لے جاتے رہے ہوں۔ یہ احباب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاکیزہ اخلاق نیکی تقویٰ طہارت کے عینی شاہد تھے اس لئے جب 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو سیالکوٹ کے بہت سے احباب جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے پھر آپ فروری 1892ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے اور اپنے پرانے احباب سے ملاقات کا موقع ملا اور ان کے سامنے اپنی دعویٰ سے قبل کی زندگی کو پیش کیا کہ نوجوانی کے حالات کے تم لوگ خود گواہ ہو فَقَدْ لَبِثْتُ (۔) کے مطابق میری زندگی کا جائزہ لے کر دیکھ لو۔ چنانچہ میر حکیم حسام الدین صاحب مع اہل خانہ منشی غلام قادر فصیح صاحب اور علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد صاحب وغیرہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے۔

میر صاحب کے چچازاد حضرت میر حسام الدین صاحب حضرت مسیح موعود کے مخلص رفیق تھے اور ان کی اولاد حضرت سید میر حامد شاہ صاحب، سید محمود شاہ صاحب بھی حضرت اقدس کے رفقاء 313 میں شامل تھے۔ میر صاحب کے چھوٹے بھائی سید عبدالغنی صاحب محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ 1916-1917ء میں قادیان میں متعین تھے۔ ان کے بیٹے سید نذیر نیازی صاحب (یہ نام ان کے دوستوں میں معروف ہوا۔ ناقل) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں نویں دسویں میں زیر تعلیم رہے ہیں۔

جب علامہ اقبال ملکی خدمت کے صلہ میں سر کے خطاب سے نوازے گئے تو علامہ اقبال نے پہلے اپنے استاد میر حسن صاحب کو شمس العلماء کا خطاب دینے کا مطالبہ کیا۔ متعلقہ اتھارٹی نے سید میر حسن کی کسی تصنیف کا مطالبہ کیا تو علامہ نے کہا کہ میں ان کی زندہ کتاب ہوں۔ اس پر وہ شمس العلماء کے خطاب سے نوازے گئے۔

پہلے اہل حدیث مسلک تھا پھر سر سید احمد خاں کی تحریک سے وابستہ ہوگئے۔ سر سید کی دعوت پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں شریک ہوتے رہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب، علامہ شبلی نعمانی اور مولانا محمد حسین آزاد سے گہرے تعلقات تھے۔ ایک دفعہ صاحبزادہ عبدالقیوم خاں نے اسلامیہ کالج پشاور میں ملازمت کی پیشکش کی مگر آپ نے جانے سے انکار کر دیا۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی ختم ہوگئی تھی جس کی وجہ سے آپ کو چلنے پھرنے اور ملازمت میں دقت پیش آئی اور آپ چارپائی کے ہوکر رہ گئے اور 25/ستمبر 1929ء کو وفات پائی۔

مولانا موصوف حلم، اخلاق، غریب نوازی اور راست بازی کے جمیع اوصاف کے حامل تھے۔ بذلہ سنجی، حاضر جوابی اور مزاح کے اوصاف نمایاں تھے۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ خاص شفقت اور الفت سے پیش آتے۔ ان کے شاگردوں میں مسلمان، ہندو، سکھ اور عیسائی شامل تھے۔ جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

علامہ اقبال، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا احمد دین، جناب امین حزیں، مولانا ظفر اقبال، ڈی۔ ای۔ ایس جناب فیض احمد فیض، جسٹس کنور سین، سردار کھڑک سنگھ، سردار حضورا سنگھ، سردار گنڈا سنگھ، پنڈت بیلی رام، وکیل لالہ نرنجن داس، جمشید علی راٹھور، جناب آغا صفدر، پروفیسر محمد دین بھٹی وغیرہ۔

سید میر حسن صاحب کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’حضرت مسیح موعود سیالکوٹ میں قریباً دو سال رہے ہیں اور وہاں کے لوگ جو رات دن آپ کی مجلس میں رہے...... سیالکوٹ کے لوگوں پر آپ کی زندگی کا جو اثر تھا وہ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ سید میر حسن صاحب جو ایک بہت مشہور شخص گزرے ہیں ڈاکٹر سر اقبال بھی ان کے شاگردوں میں سے ہیں۔ سیالکوٹ اور پنجاب کا علمی طبقہ ان کی عظمت، صاف گوئی اور سچائی کا قائل ہے وہ حضرت مسیح موعود کے قیام سیالکوٹ کے ہر وقت کے ساتھی تھے وہ نیچری تھے۔ اور سر سید کے متبع تھے اور آخر تک احمدیت کے مخالف رہے ہیں۔ مگر جب بھی کسی نے آپ کی قبل از بعثت زندگی پر اعتراض کئے انہوں نے ہمیشہ اس کی تردید کی اور علی الاعلان حضرت مسیح موعود کی بزرگی اور نیکی اور (دین حق) سے محبت کا ذکر کرتے رہے...... سیالکوٹ جہاں حضرت مسیح موعود لمبے عرصہ تک رہے وہاں کے لوگ تو آپ کی زندگی میں کوئی عیب نہ نکال سکے بلکہ آپ کی بزرگی اور ولایت کے قائل رہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد نمبر 16 صفحہ 682)

حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد سلسلہ احمدیہ کے اولین مورخ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم نے حضرت مسیح موعود کے قیام سیالکوٹ کے دوران کے واقعات اور حالات معلوم کرنے کے لئے سید میر حسن صاحب سے رابطہ کیا۔ حضرت شیخ صاحب کے مطالبہ پر آپ نے پہلا بیان تحریراً بھجوایا جو الحکم میں شائع کر دیا گیا تھا۔ بعد میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کے لئے سید میر حسن صاحب سے رابطہ کیا تو انہوں نے دوسرا بیان تحریر کر کے بھجوایا یہ دونوں بیانات سیرۃ المہدی جلد اوّل میں شائع شدہ ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جس سے حضرت اقدس کے شمائل واخلاق فاضلہ پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت اقدس کے قیام سیالکوٹ کے متعلق مولانا سیّد میر حسن صاحب کا بیان: شمس العلماء جناب مولانا سیّد میر حسن صاحب فرماتے ہیں:۔

’’حضرت مرزا صاحب 1864ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول ولغو سے مجتنب اور مُحترز تھے۔ اس واسطے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیعِ اوقات کا باعث ہوتی ہے۔ آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ لالہ بھیم سین صاحب وکیل جن کے نانا ڈپٹی مٹھن لال صاحب بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھے اُن کے بڑے رفیق تھے اور چونکہ بٹالہ میں مرزا صاحب اور لالہ صاحب آپس میں تعارف رکھتے تھے اس لئے سیالکوٹ میں بھی اُن سے اتحاد کامل رہا۔ پس سب سے کامل دوست مرزا صاحب کے اگر اس شہر میں تھے تو لالہ صاحب ہی تھے اور چونکہ لالہ صاحب طبع سلیم اور لیاقت زبان فارسی اور ذہن رسا رکھتے تھے۔ اس سبب سے بھی مرزا صاحب کو علم دوست ہونے کے باعث ان سے بہت محبت تھی۔

مرزا صاحب کی علمی لیاقت سے کچہری والے آگاہ تھے مگر چونکہ اسی سال کے اوائل گرما میں ایک عرب نوجوان محمد صالح نام شہر میں وارد ہوئے اور ان پر جاسوسی کا شبہ ہوا تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے (جن کا نام پرکسن تھا اور پھر وہ آخر میں کمشنر راولپنڈی کی کمشنری کے ہوگئے تھے) محمد صالح کو اپنے محکمہ میں بغرض تفتیش حالات طلب کیا۔ ترجمان کی ضرورت تھی۔ مرزا صاحب چونکہ عربی میں کامل استعداد رکھتے تھے اور عربی زبان میں تحریر وتقریر بخوبی کر سکتے تھے۔ اس واسطے مرزا صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ جو جو بات ہم کہیں عرب صاحب سے پوچھو اور جو جواب وہ دیں اُردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ۔ مرزا صاحب نے اس کام کو کماحقہٗ ادا کیا اور آپ کی لیاقت لوگوں پر منکشف ہوئی۔

اس زمانہ میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری

کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔

مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا ایک دفعہ پادری الالیشہ صاحب جو دیسی عیسائی پادری تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں سے ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے مباحثہ ہوا۔ پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں؟ مفصّل بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے کچھ مفصّل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا کہ مَیں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

پادری بٹلر صاحب ایم اے سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے۔ مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گوہد پور کے قریب رہتے تھے......

پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور بڑے ادب سے اُن سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے گے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ مَیں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا تھا۔ چونکہ مَیں وطن جانے والا ہوں۔ اس واسطے اُن سے آخری ملاقات کروں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔

چونکہ مرزا صاحب پادریوں کے ساتھ مباحثہ کو بہت پسند کرتے تھے۔ اس واسطے مرزا شکستہ تخلّص نے جو بعدازاں موحّد تخلّص کیا کرتے تھے اور مُراد بیگ نام جالندھر کے رہنے والے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ سیّد احمد خاں صاحب نے تورات و انجیل کی تفسیر لکھی ہے آپ ان سے خط و کتابت کریں اس معاملہ میں آپ کو بہت مدد ملے گی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے سرسیّد کو عربی میں خط لکھا۔

کچہری کے منشیوں سے شیخ الہ داد صاحب مرحوم سابق محافظ دفتر سے بہت اُنس تھا اور نہایت پکّی اور سچّی محبت تھی۔ شہر کے بزرگوں سے ایک مولوی صاحب محبوب عالم نام سے جو عزلت گزیں اور بڑے عابد اور پارسا اور نقشبندی طریق کے صوفی تھے۔ مرزا صاحب کو دلی محبت تھی۔

چونکہ جس بیٹھک میں مرزا صاحب مع حکیم منصب علی کے جو اس زمانہ میں وثیقہ نویس تھے رہتے تھے اور وہ سَر بازار تھی اور اس دکان کے بہت قریب تھی۔ جس میں حکیم حسام الدین صاحب مرحوم سامان دوا سازی اور دوا فروشی اور مطب رکھتے تھے۔ اس سبب سے حکیم صاحب اور مرزا صاحب میں تعارف ہو گیا چنانچہ حکیم صاحب نے مرزا صاحب سے قانونچہ اور موجز کا بھی کچھ حصہ پڑھا۔

چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور کیونکر ہوتے وہ دنیوی اشغال کے لئے بنائے نہیں گئے تھے۔ سچ ہے ع

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ان دنوں میں پنجاب یونیورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی اس میں عربی استاد کی ضرورت تھی۔ جس کی تنخواہ ایک سو روپیہ ماہوار تھی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی۔ آپ درخواست بھیج دیں۔ چونکہ آپ کی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل ہے آپ ضرور اس عہدہ پر مقرر ہو جائیں گے فرمایا۔ ''مَیں مدرسی کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اکثر لوگ پڑھ کر بعدازاں بہت شرارت کے کام کرتے ہیں اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا بناتے ہیں میں اس آیت کے وعید سے بہت ڈرتا ہوں ...... (الصافات :23) اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے۔''

ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ لباس کے بارہ میں ذکر ہو رہا تھا۔ ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے۔ جیسا ہندوستانی اکثر پہنتے ہیں دوسرے نے کہا کہ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا بلحاظ سترِ عورت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے کیونکہ اس کی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی سترِ عورت ہو جاتا ہے''۔ سب نے اس کو پسند کیا۔

آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہو کر استعفیٰ دے کر 1868ء میں یہاں سے تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ 1877ء میں آپ تشریف لائے اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام کیا اور بتقریب دعوت حکیم میر حسام الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔

اسی سال سرسیّد احمد خاں صاحب غفرلہ نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی۔ تین رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آ چکی تھی۔ جب مَیں اور شیخ الہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے تو اثناء گفتگو میں سرسیّد صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آ گیا۔ راقم نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر آ گئی ہے جس میں دُعا اور نزول وحی کی بحث آ گئی ہے۔ فرمایا ''کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں'' جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا۔ اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں تخمیناً 24 سے کم اور 28 سے زیادہ نہ تھی۔ غرضیکہ 1864ء میں آپ کی عمر 28 سے متجاوز نہ تھی۔ راقم میر حسن''

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 140، 143)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی درخواست پر بعض مزید حالات لکھ کر ارسال کئے تھے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے نام خط میں مولانا سید میر حسن صاحب لکھتے ہیں۔

''حضرت مخدوم زادہ والاشان سمو المکان زادالطافکم

بعد از سلام مسنون عرض خدمت والا یہ ہے کہ چند در چند عوائق وموانع کے باعث آپ کے ارشاد کی تعمیل میں دیر واقع ہوئی۔ اُمید ہے آپ معاف فرمائیں گے چونکہ عرصہ دراز گذر چکا ہے اور اس وقت یہ باتیں چنداں قابل توجہ اور التفات نہیں خیال کی جاتی تھیں اس واسطے اکثر فراموش ہوگئیں۔ جو یاد کرنے میں بھی یاد نہیں آتیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ادنیٰ تامل سے بھی دیکھنے والے پر واضح ہو جاتا تھا کہ حضرت اپنے ہر قول وفعل میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔

فقط راقم۔ جناب کا ادنیٰ نیاز مند میر حسن۔ 26 نومبر 1922ء''

حضرت مولانا سید میر حسن صاحب بیان کرتے ہیں: ''حضرت مرزا صاحب پہلے محلّہ کشمیریاں میں جو اس عاصی پُر معاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے۔ کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے، بیٹھ کر، کھڑے ہوکر، ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع وخضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حسب عادت زمانہ صاحب حاجات جیسے اہلکاروں کے پاس جاتے ہیں ان کی خدمت میں بھی آ جایا کرتے تھے۔ اس عمرا مالک مکان کے بڑے بھائی فضل دین نام کو جو فی الجملہ محلّہ میں موقّر تھا۔ آپ بلا کر فرماتے۔ میاں فضل دین! ان لوگوں کو سمجھا دو کہ یہاں نہ آیا کریں نہ اپنا وقت ضائع کیا کریں اور نہ میرے وقت کو برباد کیا کریں۔ میں کچھ نہیں کرسکتا۔ مَیں حاکم نہیں ہوں جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے۔ کچہری میں ہی کر آتا ہوں۔ فضل دین ان لوگوں کو سمجھا کر نکال دیتے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی اسی محلّہ میں پیدا ہوئے اور جوان ہوئے جو آخر میں مرزا صاحب کے خاص مقربین میں شمار کئے گئے۔

اس کے بعد وہ مسجد جامع کے سامنے ایک بیٹھک میں بمعہ منصب علی حکیم کے رہا کرتے تھے وہ (یعنی منصب علی خاکسار مؤلف) وثیقہ نویسی کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ بیٹھک کے قریب ایک شخص فضل دین نام بوڑھے دکاندار تھے جو رات کو بھی دکان پر ہی رہا کرتے تھے۔ اُن کے اکثر احباب شام کے بعد ان کی دکان پر آ جاتے تھے چونکہ شیخ صاحب پارسا آدمی تھے اس لئے جو وہاں شام کے بعد آتے۔ سب اچھے ہی آدمی ہوتے تھے کبھی کبھی مرزا صاحب بھی تشریف لایا کرتے تھے اور گاہ گاہ نصراللہ نام عیسائی جو ایک مشن سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے آ جایا کرتے تھے مرزا صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی اکثر بحث مذہبی امور میں ہو جاتی تھی۔ مرزا صاحب کی تقریر سے حاضرین مستفید ہوتے تھے۔

مولوی محبوب عالم صاحب ایک بزرگ نہایت پارسا اور صالح اور مرتاض شخص تھے۔ مرزا صاحب ان کی خدمت میں بھی جایا کرتے تھے۔ اور لالہ بھیم سین صاحب کو بھی تاکید فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرو...... جب کبھی بیعت اور پیری مریدی کا تذکرہ ہوتا۔ تو مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو خود سعی اور محنت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... (العنکبوت:70)

مولوی محبوب علی صاحب اس سے کشیدہ ہو جایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔

دینیات میں مرزا صاحب کی سبقت اور پیشروی تو عیاں ہے مگر ظاہری جسمانی دوڑ میں بھی آپ کی سبقت اس وقت کے حاضرین پر صاف ثابت ہو چکی تھی۔

اس کا مفصل حال یوں ہے کہ ایک دفعہ کچہری برخاست ہونے کے بعد جب اہلکار گھروں کو واپس ہونے لگے۔ تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسابقت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر ایک شخص بلّا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو۔ تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ الہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ امر قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے۔ ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اُٹھالیں اور پہلے ایک شخص اس پُل پر بھیجا گیا تا کہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پر پہنچا۔ مرزا صاحب اور بلّا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے۔ جب پل پر پہنچے۔ تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل طبع ثانی صفحہ 251-253)

ایک دفعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیالکوٹ میں سید میر حسن صاحب سے ملے تو انہوں نے چشم پُرآب ہو کر فرمایا: ''افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کرسکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی۔ بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی ہی آتے ہیں۔''

(الحکم 7 اپریل 1934ء صفحہ 3)

جان ہیو سمتھ پگٹ (1927ء-1852ء) لندن

(Rev John Hugh Smyth-Pigott)

دعویٰ۔ حضرت مسیح موعود سے مقابلہ اور انجام

(تحقیق و تحریر: مکرم آصف محمود باسط صاحب۔لندن)

ستمبر 1902ء میں انگلستان کے شہر لندن میں جان ہیو سمتھ پگٹ (1927ء-1852ء) نامی ایک پادری نے خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا۔اس پادری نے ایگاپامنی (Agapemone) نامی ایک مذہبی تنظیم کی سربراہی سنبھالی تھی۔اس تنظیم کی بنیاد ہنری پرنس (1899ء-1811ء) نامی ایک پادری نے رکھی تھی۔ان کے بنیادی عقائد پروٹسٹنٹ عیسائیت ہی کے تھے۔فرق یہ تھا کہ ہنری پرنس خود کو مسیح ؑ کی آمد ثانی قرار دیتا رہا اور خود کو لافانی کہتا رہا۔اس کی وفات کے بعد اس کے جانشین جان ہیو سمتھ پگٹ نے بھی یہی دعویٰ برقرار رکھا۔اگرچہ یہ قلیل جماعت لافانی مسیح کی وفات پر حیرت زدہ ضرور ہوئی، مگر پگٹ کی چرب زبانی نے انہیں یہ ماننے پر مجبور کر دیا کہ ہنری پرنس تو محض بطور ارہاص کے تھا، اصل میں تو ہمیشہ رہنے والا مسیح میں ہوں۔خود کو مسیح قرار دینے والے یہ دونوں حضرات اپنی پیروکار خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنا جائز سمجھتے تھے۔ہنری پرنس کو اس دعویٰ پر اس قدر خفت اٹھانا پڑی کہ ایک دوشیزہ کے ساتھ یہ کہہ کر جنسی تعلقات قائم کئے کہ یہ روح اور جسم کا ملاپ ہے لہٰذا اس سے حمل نہیں ٹھہر سکتا۔مگر قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ اس خاتون کو حمل ٹھہر گیا۔اپنی خفت اور ندامت کو چھپانے کے لئے پرنس نے اس بات کا سہارا لیا کہ یہ شیطان کا کام ہے۔ پگٹ نے بھی اس جنسی آزادی سے فائدہ اٹھایا۔

شمالی لندن کے علاقہ کلیپٹن (Clapton) میں واقع اس تنظیم کے گرجا کا نام Ark of the Covenant تھا۔7 ستمبر 1902ء کو پگٹ کا اس گرجا میں تعارفی وعظ تھا۔اس کا وعظ سننے کے لئے مقامی لوگ ایک کثیر تعداد میں جمع تھے۔کہا جاتا ہے کہ اس مجمع کی تعداد 6,000 کے لگ بھگ تھی۔ پگٹ نے معمول کی عیسائی تعلیمات بیان کرتے کرتے پہلے تو یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی ہے۔پھر اچانک یہ تک کہہ دیا کہ خدا کو آسمان میں تلاش مت کرو کہ خدا تو یہاں تمہارے سامنے موجود ہے۔

(The Hackney & Kingsland Gazette, Wednesday, 10th September 1902)

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی طرف اشارہ کیا۔اس پر اس کے ماننے والے تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے، مگر حاضرین میں موجود دیگر عیسائی سخت چراغ پا ہوئے۔انہوں نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نہ صرف آوازے کسے بلکہ اس پر پتھراؤ کیا اور جو چیز ہاتھ لگی اس خدائی کے دعویدار کو کھینچ مارنے کی کوشش کی۔اس پُرتشدد ردعمل کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر پگٹ کو اس کے مکان میں پہنچایا۔مگر اس گستاخی پر لوگوں کا ردعمل اس قدر شدید تھا کہ اس کا اس علاقہ میں رہنا، خواہ اپنے مکان ہی میں کیوں نہ ہو، نقض امن کا باعث بن گیا۔ اخبارات نے اس کے گستاخانہ دعویٰ کو خوب اچھالا۔اسے پولیس کی حفاظت میں Spaxton منتقل کر دیا گیا جو اس مذہبی تنظیم کا صدر مقام تھا۔

پگٹ کی اس گستاخانہ شوخی کی اطلاع امام آخر زمان، امام مہدی و مسیح موعود سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تک بھی پہنچی۔حضور نے اس گستاخی کی اطلاع پاتے ہی پگٹ کو ایک پیغام تحریر کروایا جس میں اسے متنبہ کیا کہ ایسا شوخ دعویٰ انسان کو زیب نہیں دیتا۔لہٰذا اُسے چاہئے کہ آئندہ ایسے دعویٰ سے مجتنب رہے بصورت دیگر وہ نیست و نابود ہو جائے گا۔یہ اشتہار اسے نومبر 1902ء میں بھجوا گیا۔اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ یہ اشتہار اسے کب موصول ہوا مگر تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ اشتہار اسے مل گیا تھا۔

ڈاکٹر جوشوا شویذو (Dr Joshua J Schwieso) ایک ماہر عمرانیات ہیں اور University of West of England میں عمرانیات کے لیکچرار ہیں۔انہوں نے ڈاکٹریٹ کے مقالہ کے لئے اس تنظیم یعنی Agapemone کو بطور موضوع منتخب کیا اور اس پر انتہائی ٹھوس تحقیق کی۔ان کی تحقیق سے قبل جو کچھ بھی اس تنظیم کے بارہ میں لکھا گیا وہ اگرچہ اچھا تحقیقی کام تھا مگر اس میں افسانویت کی ملاوٹ بھی تھی۔اخبارات نے ہمیشہ اس بے راہ روی کے شکار گروہ کے متعلق کہانیوں کو سنسنی خیز سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔ جہاں حقائق بیان بھی ہوئے تو ان پر حاشیہ آرائی ایسی کی گئی کہ اصل داستان اور زیب داستان میں تمیز کرنا محال ہو گیا۔پھر اس موضوع پر جو کتب لکھی گئیں وہ کسی علمی یا نفسیاتی نقطہ نظر سے زیادہ کاروباری (commercial) نقطہ نظر سے لکھی گئیں، اور یوں ان میں بھی اس تنظیم کی جنسیات کو سنسنی خیز انداز میں موضوع بحث بنایا جاتا رہا۔اس سلسلہ میں دو اہم تحریرات جو منظر عام پر آئیں ان میں سے ایک (Charles Mander) کی کتاب The Reverend Prince and His Abode of Love تھی۔جبکہ اس سلسلہ کی دوسری اہم کتاب Donald McCormick کی The Temple of Love ہے۔خود پگٹ کی نواسی Kate Barlow کی اپنی کتاب ذاتی یادداشتوں کا مجموعہ ہونے کے باعث ایک اہم حوالہ تو ہے مگر اسے علمی یا تحقیق کا کام کہنا بہت درست نہ ہوگا۔ڈاکٹر شویذو کا مقالہ ان تمام تحریرات میں اس لحاظ سے منفرد مقام رکھتا ہے کہ وہ خالص تحقیق پر مبنی ہے اور اس مقالہ پر محقق کو University of Reading کی طرف سے PhD کی ڈگری دی گئی۔ان کے مقالہ کا عنوان تھا:

Deluded Inmates, Frantic Ravers and Communists:

(A Sociological Study of the Agapemone, a sect of Victorian Apocalypitc Milleniars)

اس مقالہ میں مصنف نے بڑے واضح الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ:

''ایگاپامنی کی ہندوستان میں سرگرمیوں کے آثار 1902ء میں نظر آتے ہیں......اسی سال ہندوستان میں مسیحیت کے ایک اور دعویدار، مرزا غلام احمد، رئیس قادیان، پنجاب نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں پگٹ کو متنبہ کیا کہ......اگر وہ دعویٰ خدائی سے باز نہ رہا تو وہ جلد نیست و نابود ہو جائے گا۔''

(Deluded Inmates, Frantic Ravers and Communists: *A Sociological Study of the Agapemone, a sect of Victorian Apocalypitc Milleniars-p171*)

یہ اشتہار امریکہ اور یورپ کے اخبارات میں بغرض اشاعت ارسال کیا گیا اور مغربی اخبارات نے بھی اسے شائع کیا۔چونکہ پگٹ کے لئے بیرونی دنیا سے رابطہ کے لئے بڑا ذریعہ اخبارات تھے، لہٰذا یہ امر محال نظر آتا ہے کہ وہ اس اشتہار سے آگاہ نہ ہوا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے الہامات اور رؤیا و کشوف کے مجموعہ پر مشتمل کتاب ''تذکرہ'' میں پگٹ سے متعلق ایک اور پیشگوئی، جو الہامی ہے اور خدا کی طرف سے ہے، کچھ اس طرح درج ہے:۔

''20 نومبر 1902ء بروز پنجشنبہ:

پگٹ کے متعلق دعا اور توجہ کرنے سے حضرت اقدس نے رؤیا میں دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جن پر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔پھر الہام ہوا: وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب۔ اِنَّھُمْ لَا یُحْسِنُوْنَ۔

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ حالت خراب ہے یا آئندہ توبہ نہ کریں گے اور یہ معنے بھی اس کے ہیں لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ اور یہ مطلب بھی اس سے ہے کہ اس نے یہ کام اچھا نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ پر یہ افترا اور منصوبہ باندھا اور اَللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب ظاہر کرتا ہے کہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔حقیقت میں یہ بڑی شوخی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا جاوے۔''

(تذکرہ صفحات 361-360، ایڈیشن ششم، مطبوعہ قادیان 2006ء، بحوالہ البدر مورخہ 28 نومبر و 5 دسمبر 1902 صفحہ 46، الحکم مورخہ 24 نومبر 1902ء صفحہ 6)

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، اس واقعہ کا فوری ردعمل تو عامۃ الناس کی طرف سے بھی پتھراؤ گھیراؤ کی شکل میں سامنے آ گیا تھا اور یہ کہ لندن میں رہنا اس کے لئے اس قدر دشوار ہوا کہ اسے مغربی انگلستان کے ایک قصبہ Spaxton منتقل ہونا پڑا۔لندن میں ہونے والے مظاہروں کو دیکھ کر پولیس نے اسے یہ کہہ کر لندن بدر کیا کہ اگر دوبارہ نقص امن کی یہ صورتحال پیدا ہوتی ہے تو پولیس اسے گرفتار کر لے گی اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے گی جو اس کیلئے شدید ندامت اور خفت کا باعث ہوگی۔یوں پولیس کے اس انتباہ کے بعد وہ Spaxton منتقل ہو گیا جہاں ایگاپامنی کے بانی ہنری پرنس نے ایک وسیع و عریض رقبہ پر اپنا ایک گرجا اور محل سرا کی طرز پر ایک مکان تعمیر کروایا تھا جس سے ملحقہ کچھ مکانات تھے جو دفاتر اور پیروکاروں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔اس پوری کالونی کا نام Agapemone یعنی Abode of Love تھا۔ یہ سب کچھ ایک چاردیواری کے اندر تھا۔شہری آبادی سے بہت دور ایک چھوٹے سے گاؤں میں یہ اونچی اونچی فصیلوں میں پوشیدہ یہ مکان پگٹ کو محفوظ ترین ٹھکانہ محسوس ہوا۔

یاد رہے کہ اس کالونی میں، جس کا نام Abode of Love (خانہ محبت تھا)، میں محبت سے مراد ہر طرح کی جنسی آزادی تھی۔محققین کے مطابق اس کے ماننے والے جنسی طور پر نا آسودہ اور نفسیاتی الجھنوں اور کج روی کے شکار لوگ تھے۔باقی کی تمام عمر پگٹ نے تمام دنیا سے کٹ کر یہیں بسر کی۔کبھی کبھی وہ ملک سے باہر بھی چلا جاتا مگر لوٹ کر آتا تو پھر اسی محل سرا میں خود کو بند کر لیتا، جس کے اندر کسی غیر متعلقہ شخص کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ملازمین جب بھی اشیاء خورونوش خریدنے کی غرض سے باہر گاؤں کے بازار تک جاتے تو اخباری نمائندے انہیں گھیرنے کی کوشش کرتے کہ شاید اس پُراسرار محل سرا کے اندر ہونے والی عیاشیوں کی کوئی خبر ملے تو اسے اخبارات بیچنے کے لئے استعمال کیا جائے۔اسی وجہ سے ملازمین کا باہر جانا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔یوں پگٹ اس چند ایکڑ کی کالونی میں محدود ہو کر رہ گیا۔اس کی زندگی اور اس کی ذہنی حالت

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

گرلز سوٹ ایک سال تا 18 سال گرلز سوٹ پٹھانی، بلوچی ایک سال تا 10 سال
لیڈیز بوتیک سوٹ اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
047-6214377

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔ انڈین پولکی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

NASIR ناصر
سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
علی تکہ شاپ
کالج روڈ ربوہ
Mob:03317724039
PH:6212041,6212941

خورشید گارمنٹس KG
سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سویٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001
پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

علی اسٹیٹ
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
ALI TRADERS Exporter & Importer
چاول۔ اولڈ مشینری
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 0321-9425121,03009425121
Tel+92-42-3520010-11-042-38511644 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4594674
موبائل: 0321-6141146
طالب دعا:۔ عمران مقصود

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ 54 سال
سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
قائم شدہ 1953ء
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111 خواجہ بازار، سفینہ بلاک، اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور فون: 37654501، 37661915، 37632805-37654290-042

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-67-94524

ڈیلرز: L.G، لومینز، سونی ٹی وی و فریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 051-3510086-3510140 رہائش: 051-3512003

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
ناغہ بروز اتوار
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Fazal-e-umer
Commission Shop
ڈیلر: ذائقہ بناسپتی
Mahmood Ilyas Chughtai
W-186, Namak Mandi, Raja Bazar, Rawalpindi
Tel: 92-51- 5532759,51-5556842
Fax:92-51-5541918 Mob:0321-5305153

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

پر تحقیق کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یہاں منتقل ہونے کے بعد:

The flamboyant Messiah of Clapton became the quiet, gentle pastor at paxton. *(The Temple of Love by Donal McCormick -p97)*

مزید یہ بھی لکھا ہے کہ:

Smyth-Pigott had learned his lesson at Clapton that the opinion of the outside world still counted and he had no desire to face in Somersetshire the kind of demonstrations he had endured in London.....When (he) drove through the village he adopted the worldly role of a benign squire rather than that of the Messiah.

(The Temple of Love by Donal McCormick- p 95)

پگٹ کے خطبات، ذاتی ڈائریاں اور خطوط وغیرہ بہت بڑی تعداد میں دوران تحقیق نظر سے گزرے۔ یہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دستاویزات Hackney Archive Centre میں دستیاب ہوئے اور بہت سا مواد پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley کی ذاتی لائبیریری میں میسر آیا۔ پھر اس دور کے تمام اخبارات جو Spaxton اور اس کے مضافات سے شائع ہوتے تھے، انہیں Somerset Archive Centre میں دیکھنے کا موقع ملا۔ تمام شواہد سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ نومبر 1902ء کے بعد اس نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں یعنی 1908ء تک کبھی دوبارہ خدا ہونے کا دعویٰ نہ دہرایا۔

پگٹ کے ہاں اولاد ہوئی تو اس نے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بچوں کا مقامی رجسٹرار کے دفتر میں اندراج کروایا۔ اس اہم سرکاری دستاویز میں اس کا پیشہ یا شغل یا منصب پوچھا گیا تو اس نے Priest in Holy Orders لکھوایا۔ اس کے بچے کی ولادت 1905ء میں ہوئی۔ یہ وہی پیشہ یا منصب ہے جو اس نے اپنے دعویٰ سے قبل 1899ء میں شادی کے اندراج کے وقت لکھوایا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دعویٔ خدائی نہیں دہرایا۔

اس کی ذاتی بائبل میں کہیں کوئی ایسا نوٹ نہیں جہاں اس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے David کو ایک بائبل کا نسخہ تحفہ میں دیا تو اس کے اندر لکھا:

To my first born son, David from your father who says with you "Our Father, Which art in Heaven"

اس تحریر سے بھی واضح ہے کہ وہ خود کو خدا سے الگ وجود خیال کرتا رہا۔

اس کے کمرے میں آویزاں رہنے والی ایک لاطینی عبارت آج بھی اس کے ذاتی سامان میں محفوظ ہے جو درج ذیل ہے۔

Homo Sum. Humani Nihil A Me Alienum Puto.

اس عبارت کا ترجمہ بزبان انگریزی خود اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا، اس تحریر کی پشت پر درج ہے:۔

"I am a Man. Nothing akin to Humanity do I consider alien to me"

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پروگرام ''راہِ ہدیٰ'' میں جب پگٹ سے متعلق پیشگوئی سے متعلق پروگرام کیا گیا تو اس سلسلہ میں خاکسار نے ڈاکٹر جوشوا شویڈو سے ملاقات کی اور ان کا انٹرویو پروگرام میں بھی شامل کیا۔ انہوں نے بھی اپنی تحقیق کی روشنی میں بتایا کہ پگٹ نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس دعویٰ سے مجتنب رہا۔ ڈاکٹر جوشوا کا یہ انٹرویو 23 جنوری 2011ء کو نشر ہونے والے ''راہ ہدیٰ'' میں شامل کیا گیا تھا۔

(قارئین www.youtube.com/rahehudaarchives1 پر جا کر smyth-pigott کے نام سے تلاش کریں تو یہ انٹرویو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔)

اسی طرح ایک اور مؤرخ جن سے ہمیں بات کرنے کا موقع ملا ان کا نام ہے Dr Nick Barratt۔ موصوف ایک مؤرخ ہیں۔ شخصیات اور ان کے رہن سہن پر تحقیق کرنا ان کا خاص میدان ہے۔ وہ بی بی سی پر تاریخی نوعیت کے پروگرام بھی پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے پگٹ پر خاصی تفصیل سے تحقیق کر رکھی ہے۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی بتایا کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا مگر لوگوں کا ردعمل دیکھ کر یا معلوم نہیں کس وجہ سے اس نے اپنے دعویٰ کو downgrade کر لیا اور پھر محض ایک مسیحا ہونے کا دعویدار رہا۔ (یہ انٹرویو بھی مذکورہ بالا طریق سے ملاحظہ ہو سکتا ہے)۔

یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو انتباہ اسے بھجوایا تھا اس میں آخر پر اپنے اسم گرامی کے ساتھ The Prophet تحریر فرما کر اسے بڑے واضح لفظوں میں اپنا دعویٰ بتا دیا تھا۔ حضور کا یہ دعویٰ تا دم وصال برقرار رہا اور آج بھی آپ کی جماعت آپ کو اللہ کے ایک نبی کے طور پر مانتی ہے اور دنیا بھر میں آپ کے اسی منصب کو متعارف کرواتی ہے۔

معترضین جب اعتراض کرتے ہیں تو خدا کی شان میں گستاخی کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہاں مقابلہ شرک کی بدترین شکل یعنی خود کو خدا کہنے والے ایک شخص کا ایک ایسے شخص سے ہو رہا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپؐ کے دین کے اصل مقصد یعنی قیام توحید باری تعالیٰ کے لئے کوشاں ہے۔

اس اعتراض کی بنیاد اس بات کو بنایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب تو 1908ء میں وفات پا گئے جبکہ پگٹ 1927ء تک زندہ رہا۔ یہ حسن ظن رکھتے ہوئے کہ اس اعتراض کی بنیاد ایک غلط فہمی ہے، آیئے اس غلط فہمی کا جائزہ لیتے ہیں۔ جو اشتہار حضرت مسیح موعود نے پگٹ کو ارسال کیا تھا اور مغربی اخبارات کو بغرض اشاعت بھجوایا تھا، اس میں بڑے واضح لفظوں میں لکھا تھا کہ اگر وہ اپنے گستاخانہ دعویٰ سے باز نہ آیا تو وہ جلد نیست و نابود کر دیا جائے گا، یہ بھی ممکن ہے کہ میری زندگی میں ہی۔

اصل انگریزی عبارت کے الفاظ یوں ہیں:

I therefore warn him through this notice that if he does not repent of this irreverent claim, he shall be soon annihilited, even in my lifetime.

یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ پگٹ نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دوبارہ اس دعویٰ کو کبھی نہ دہرایا اور یوں، سنت اللہ کے مطابق وہ اس عذاب سے محفوظ رہا جو اس پر اس گستاخی کو دہرانے کے نتیجہ میں پڑ سکتا تھا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک اور موقع پر اس نے اپنا یہ دعویٰ دہرایا۔ یہ بات ہے 1909ء کی یعنی حضرت اقدس مسیح موعود کے وصال کے قریباً ایک سال بعد۔ ہوا یوں کہ پگٹ نے خود کو اپنی محل سرا کی چار دیواری میں محصور کر لیا تو اس کے اندر جو چاہتا کرتا۔ وہ اپنی عیش پرست طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر بہت سی دوشیزاؤں کو soul brides یعنی روحانی دلہنیں بنا کر ان کے ساتھ رہتا۔ ان خواتین میں سے ایک Ruth Preece نامی خاتون بھی تھی جسے اس نے chief soul bride کا مقام دے رکھا تھا۔ پگٹ اگرچہ شادی شدہ تھا، مگر وہ اپنی بیوی کی بجائے رتھ پریس کے ساتھ رہتا۔ پگٹ کے تینوں بچے اسی خاتون سے ہوئے۔ جب اس ناجائز اولاد کا اندراج کروانے کے لئے پگٹ نے Somerset کے مقامی رجسٹرار کو بلوایا تو یہ خبر باہر نکلی۔ ماں کے نام میں پگٹ کی بیوی کے نام کی بجائے کسی اور عورت کا نام درج کروایا گیا تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ پگٹ چرچ آف انگلینڈ میں ایک پادری کے طور پر رجسٹرڈ تھا۔ یوں ایک غیر خاتون کے ساتھ بغیر شادی کے رہنے، اس سے جنسی تعلقات قائم کرنے اور اس سے بچے پیدا کرنے کی پاداش میں چرچ آف انگلینڈ کی Diocese نے اسے پادری کے عہدہ سے برخاست کر دیا۔ کسی پادری کے لئے، اور وہ بھی بلند بانگ شوخ دعووں والے پادری کے لئے اس سے بڑی ذلت کیا ہو سکتی تھی؟ اس ذلت آمیز فیصلہ سے اسے اس قدر شدید دھچکا لگا کہ اس نے اپنی خفت اور شرمندگی کو چھپانے اور اپنے ماننے والوں کی سوالیہ نظروں کا سامنا کرنے کے لئے ایک مرتبہ پھر کہا: ''مجھے اس فیصلہ کی کوئی پرواہ نہیں، میں تو خدا ہوں!!''

اس دعویٰ کے ساتھ ہی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو 'تذکرہ' میں درج ہے جو کسی انسان کے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ کی تفہیم حضرت مسیح موعود کو یہ ہوئی تھی کہ وہ توبہ نہیں کرے گا اور یہ کہ انجام اچھا نہیں ہوگا۔ پس جب اس نے یہ دعویٰ دہرایا تو یہیں سے اس کی ذلت اور رسوائی کا آغاز ہوا۔ اخبارات اس کے ناجائز تعلقات اور اس کی ولد الحرام اولاد کے قصوں کو خوب اچھالتے رہے۔ Somerset Archive Centre میں اس دور کے اخبارات اس کی ذلت اور رسوائی کے قصوں سے بھرے پڑے ہیں۔ شاید ہی کوئی اخبار اس علاقہ کا ایسا ہو جس نے اس کے منہ پر کالک ملنے میں کوئی کسر اٹھا رکھی ہو۔ اس نے اپنے آپ کو مزید مقفل کر لیا۔ اس کی ذہنی حالت بگڑنے لگی۔ ایسے میں اس کی محبوب ترین خاتون رتھ پریس بھی اس سے تعلقات قطع کر کے اس کالونی کو خیر باد کہہ گئی۔ رُتھ کے جانے کی وجہ Donald McCormick نے ان الفاظ میں بیان کی ہے:

It was a slow process, brought about principally through a disintegration of his character

(The Temple of Love by Donald McCormick, Page 112, 1962, The Citadel Press, New York)

اسی کتاب کے صفحہ 149 پر مصنف نے پگٹ کے ذہنی توازن کے بگڑ جانے کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کس طرح اس کی گفتگو بے ربط اور خیالات غیر متوازن ہوتے چلے گئے۔ دیکھنے والوں کو محسوس ہوتا کہ وہ عدم اعتماد کا شکار ہو گیا ہے۔ بعض مقلدین نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اسے فوری طور پر معزول کیا جائے ورنہ پوری کمیونٹی نقصان اٹھائے گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے مطلق العنان ہونے کے باعث اسے معزول تو نہ کیا جا سکا مگر اس کی وفات تک کا عرصہ خود اس نے بوکھلاہٹ اور تشویش جبکہ اس کے پیروکاروں نے اکتاہٹ اور بیزاری میں بسر کیا۔ اس کے گرد نام نہاد پیروکاروں کا مجمع رفتہ رفتہ اسے خیر باد کہنے لگا۔

پگٹ نے اس دعویٰ کو دہرانے کے بعد اپنی وفات یعنی 1927ء تک کا عرصہ بظاہر ایک بادشاہ کے طور پر بسر کیا، مگر درحقیقت یہ زمانہ شدید ذہنی، روحانی، جسمانی اور معاشرتی بحران کا زمانہ تھا۔ محققین اس کی اس حالت کو عبرتناک قرار دیتے ہیں۔ اس کی وفات کے بعد اسے اسی کے گرجا کے اندر دفن کر دیا گیا۔ Spaxton میں موجود یہ گرجا اب فروخت کیا جا چکا ہے اور رہائشی مکان کے طور پر ایک انگریز فیملی کے زیر استعمال ہے۔ Spaxton جا کر جب اس گرجا اور کالونی کی باقیات کو دیکھا تو اندازہ ہوا کہ

نور سائیکل ورکس
نئی برانچ نور سائیکل سٹور
مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999
یادگار چوک ربوہ
عتیق الرحمٰن ناصر: 047-6214175
پروپرائٹر: عبدالنور ناصر
ریلوے روڈ نزد گودام
رحمت بازار منڈی ربوہ
بچہ سائیکل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بڑی سائیکل ایگل، سہراب، چائنہ دستیاب ہے

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر،
نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب و الجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں۔ سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

Love For All
Hatred For None
محمد شفیق کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹرز
میزان گھی
خیبر ماچس
کوہ نور سوپ
کرن گھی
مین بازار گوجرخان 051-3511086,0300-9508024
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالہ جات، گھی، چینی اور صابن
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Widezone
INTERNATIONAL
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696
SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178
P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی او نائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے اہل ربوہ کیلئے خوشخبری
اہل ربوہ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے گولبازار ربوہ میں دوسری برانچ کا اکتوبر 2011ء سے باقاعدہ افتتاح کر دیا ہے۔ صاف ستھرا و پرسکون ماحول وسیع پارکنگ۔ دوسرے شہروں سے پک اپ کی سہولت موجود ہے۔ آج ہی U.K، جرمنی، کینیڈا، امریکہ اور دیگر ممالک میں پارسل اور کاغذات بھجوانے کیلئے تشریف لائیں۔
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
Near MCB,Opposite Bait-ul-Mehdi
Goal Bazar Rabwah
فون دفتر: 0476214955
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار | لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

اس شخص کا انجام کس قدر عبرتناک ہوا۔ ایک بھی شخص اس کا نام لیوا نہیں۔ ہم نے گرجا میں کھڑے ہوکر اس کی رہائشی خاتون سے پوچھا کہ پگٹ کی قبر کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ تم بالکل اس کے اوپر کھڑے ہو۔ قالین اٹھا کر دیکھا تو فرش میں ایک چوکور دروازہ نما تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ اس کی قبر ہے مگر اس کی نعش اب یہاں نہیں۔ کہاں گئی؟ یہ کسی کو معلوم نہیں۔ اس کی اپنی نواسیوں کو بھی نہیں۔ اس استفسار پر کہ اب اس میں کیا ہے؟ اس خاتون نے بتایا کہ اس میں خالی جگہ تھی جس میں ہم اب اپنا راشن وغیرہ سٹور کرتے ہیں۔ خاتون نے اس کی قبر کے مقام پر بنے ایک خالی چوکور خانہ کے بارہ میں بتایا کہ یہاں ایک نہایت قیمتی طلائی تختی نصب تھی جس پر پگٹ کا نام اور تاریخ پیدائش اور وفات کی تاریخیں درج تھیں۔ مگر پگٹ کے بڑے بیٹے کو شراب اور جوئے کی ایسی عادت تھی کہ اس کے لئے اس نے نہ صرف تمام کالونی گنوادی بلکہ یہ طلائی تختی تک اونے پونے بیچ ڈالی۔ اس واقعہ کی تصدیق پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley نے بھی کی۔

یہ تھا اس شخص کا عبرتناک انجام جس نے خدا ہونے کا شوخ دعویٰ کیا۔ جسے زمانہ کے امام نے متنبہ کیا۔ جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے خود زمانہ کے امام کو خبر عطا فرمائی۔ اور جس کا انجام اس رنگ میں ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تنبیہ اور الہام الٰہی کے الفاظ اپنی پوری شوکت کے ساتھ ظاہر ہوئے اور اس قدر نمایاں طریق سے کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

نام و نشان مٹ گیا

اس کی وفات کیا ہوئی Agapemone نامی اس cult کا زوال اور زور پکڑ گیا۔ Ruth Preece نے پگٹ کی وفات کے بعد اس Cult کو انتظامی طور پر جیسا تیسا چلایا سو چلایا مگر 1957ء میں اس کی وفات کے بعد یہ Cult اپنے انجام کو پہنچ گئی۔ آج روئے زمین پر بلا مبالغہ ایک بھی شخص ایسا نہیں جو Agapemonite ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی اپنی اولاد اس کے خیالات کو خرافات قرار دیتی ہے۔ پگٹ خود، پگٹ کے عقائد، پگٹ کے دعوے، اس کے ماننے والے سب نیست و نابود ہوکر رہ گئے۔ یہ ہے وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَاب کا ایک زندہ نشان۔ جو بہت کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار۔

یہاں ہم ڈاکٹر جوشوا شویذو کے مقالہ کے حوالہ سے ایک اور بات کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے اس cult کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''Agapemone کی صورتحال کے بالکل برعکس، مرزا غلام احمد نے جس (۔) فرقہ کی بنیاد رکھی وہ آج بھی پھل پھول رہا ہے''۔

پگٹ کی تنظیم کے نیست و نابود ہو جانے اور حضرت مسیح موعودؑ کی پاک جماعت کے زمین کے کناروں تک پھیلنے کی حقیقت کا اعتراف Abingdon Dictionary of Living Religions میں بھی کیا گیا ہے۔

(Keith R. Crim, Abingdon Dictionary of Living Religions, 1981)

پگٹ کی نواسی

پگٹ پر تحقیق کے دوران پگٹ کی نواسی Ms Ann Buckley سے ملاقات ہوئی انہوں نے بہت تعاون کرتے ہوئے پگٹ کی تمام ذاتی نوٹ بکس، تمام دستاویزات، تمام اشیاء تک رسائی دی اور اس میں سے جس بھی چیز کی ضرورت پڑتی رہی اس کی نقول اور ٹی وی پر دکھانے کے لئے اصل دستاویزات اور اصل اشیاء بھی دے دیں۔ جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا تو مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق ظاہر کیا۔ 26؍مارچ 2011ء کو بیت الفتوح لندن میں منعقد ہونے والے Peace Symposium میں تشریف لائیں اور شامل ہوئیں۔ سمپوزیم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام مہمانوں کو شرف ملاقات بخشتے ہیں، ان کو بھی یہ شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد ان سے جب رابطہ ہوا تو کہنے لگیں کہ وہ ملاقات بہت مختصر تھی اور یہ کہ وہ تفصیل سے ملاقات کے لئے حاضر ہونا چاہتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ملاقات کی درخواست منظور فرمائی اور یوں 22؍اپریل 2011ء کو جان ہیو سمتھ پگٹ کی نواسی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود کے جسمانی اور روحانی بیٹے، آپ کے خلیفہ اور جانشین، حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تفصیل سے گفتگو فرمائی اور اسے پگٹ کے ساتھ ہونے والی خط و کتابت سے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔ کوئی آدھ گھنٹہ جاری رہنے والی اس ملاقات کے اختتام پر انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر کھنچوانے کی خواہش کا اظہار کیا جو حضور انور نے قبول فرمائی اور تصویر ہوئی۔

ملاقات کے بعد بار بار کہتیں: ''مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج بھی ایسے روحانی لوگ موجود ہیں''۔ کبھی کہتیں کہ ''بہت ہی خوبصورت شخصیت سے ملاقات کر کے آئی ہوں''۔ وہاں سے انہیں مخزن تصاویر کی نمائش میں لے گیا۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی تصویر دیکھ کر ایک مرتبہ پھر کہنے لگیں: It looks as if he can see the inside of people

یہ ایک بہت ایمان افروز نظارہ تھا۔ 109 سال پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے پگٹ کو جو روشنی دکھانی چاہی وہ رائیگاں نہیں گئی۔ وہ رائیگاں نہیں جاسکتی تھی کہ وہ روشنی خدائے واحد و لاشریک کے مامور کے قلب سے پھوٹنے والا نور تھا۔ پگٹ اس روشنی سے محروم رہا، مگر اس کی اولاد میں سے ایک خاتون اس روشنی کو بہت قریب سے دیکھ کر اسے محسوس کر گئی۔

بعد میں Ms.Ann Buckley نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام خط تحریر کر کے شکریہ ادا کیا۔

یہ تھا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حق میں ظاہر ہونے والا خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان۔

(الفضل انٹرنیشنل 22؍جولائی 2011ء)

قاضیاں سے قادیاں

اک نگر جب قاضیاں سے قادیاں ہونے لگا
تب ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہونے لگا

پھر زمیں پر رحمتوں کی بارشیں ہونے لگیں
آسماں پھر سے زمیں پر مہرباں ہونے لگا

مرکزِ توحیدِ باری چن لیا تقدیر نے
بے امانوں کے لیے دارالاماں ہونے لگا

پا گیا تکمیل واں ہر دائرہ ہر دین کا
وقت جیسے رفتگاں سے ہمرہاں ہونے لگا

جو نگر برپا ہوا تھا حضرتِ موعود سے
کیوں نہ ہوتا آسمانوں کا نشاں ہونے لگا

وہ جو تھا اک شخص میرِ کاروانِ اہلِ دل
ہو کے پنہاں وہ خدا میں کیا عیاں ہونے لگا

پھر خدا کا دین اس نگری میں برپا ہو گیا
پھر خدا کے فیض کا چشمہ رواں ہونے لگا

مظفر منصور

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047- 6212515
0300-7703500

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
MARBLES
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس: 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

NOVEL INTERNATIONAL
IMPORTERS
EXPORTERS
REPRESENTATIVES
HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.
Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجرخان
فون آفس: 051-3512074,051-3512068

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا ہے تو ہمارا مشورہ ہے کہ ایک بار تشریف لائیں۔ بہت سے خواتین/حضرات ہمارے تجویز کردہ علاج سے آپریشن کی صعوبت اور اخراجات سے محفوظ ہو چکے ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
فیس آپریشن کیسز اور دیگر پیچیدہ بیماریاں -/200 روپے
پرانی عام بیماریاں -/60 روپے نزلہ زکام بخار وغیرہ -/30 روپے
اوقات کار: 10 بجے تا 1 بجے دوپہر
عصر تا مغرب کے 1 گھنٹہ بعد تک
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0300-7705078 047-6005688
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔
FINE & THE BEST FB

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری
اپنے عزیز رشتہ داروں کو ہر خوشی کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کے ریٹ میں نمایاں کمی
وہی سروس اور وہی معیار
جو آپ زیادہ ریٹ میں بک کروائیں۔ اب ہم سے سب سے کم ریٹ میں وہی سروس حاصل کریں۔
جرمنی اور یو کے ٹیکس نہ لگنے کی مکمل گارنٹی
بہترین سروس سب سے کم ریٹ
اعلیٰ اخلاق اور آپ کا بھرپور اعتماد تو پھر آپ زیادہ ریٹ پر پارسل کیوں بک کروائیں
آپ کے اعتماد کا نام
اسد رضوان گولڈ کراس کوریئر
ریلوے روڈ ربوہ
047-6215901,03156215901
03157250557

GALAXY TRAVEL SERVICES
HAPPY LANDINGS
(PVT)Ltd. Govt, Licence No 207
Caters for all your travel needs. Highly trained staff equipped with most modern computer reservation system ready to serve you. do call us.
IATA
042-35774835-36-37
Fax:042-35774838
TRAVEL AGENTS TAAP ASSOCIATION OF PAKISTAN
Suit # 20 1st Floor Al-hafeez view
Sir syed Road Gulberg III Lahore
E-mail: galaexy @brain.net.pk,galaxylahore@gmail.com

WS wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH SpeedRemit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے

سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

0476212762-0301-7970654

شفانہ پانے والے مریضوں کی شفا کے لئے

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد بانی ہولز موپیتھی

334-6372030 / 047-6214226

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر

موبائل، فریج، جنریٹر، واشنگ مشین، اینڈ ڈرائیر

TV چائنہ، DVD فوٹو سٹیٹ کی سہولت موجود ہے

موٹر سائیکل مکمل کمپیوٹر "19-"17-"LCD 15

طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ: 0345-6336570

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن

منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

047-6211883,0321-7709883

بلڈنگ کنسٹرکشن

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ

سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر / پلازہ / ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔

رابطہ:۔ کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان

0300-4155689, 0300-8420143

سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور

042-35821426,35803602,35923961

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویزبورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں

موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

Woodsy... Furniture® Chiniot

فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے

Malik Center.Faisal Abad Road.

Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620

Mobile:0300-7705233-300-7719510

دلہن جیولرز

042-36625923

0332-4595317

قدیر احمد، حفیظ احمد

طالب دعا

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,

Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214

دکان 6216216

047-6211971:

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل

الرحیم سٹیل

139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور

فون آفس: 7669818-042-7653853 فیکس: 042-7663786

Email:alraheemsteel@hotmail.com

بلال کٹ پیس کلاتھ سینٹر

اعلیٰ قسم کے کپڑوں کی مردانہ ورائٹی دستیاب ہے۔

دکان نمبر 23 گراؤنڈ فلور حافظ مبارک علی شاہ (تارا چند) شاپنگ سنٹر

پروپرائیٹر: محمد ظفر اللہ اخوند

0333-2788898

بالمقابل نیو کلاتھ مارکیٹ حیدر آباد

المبارک جیولرز چوک دربار والا سی بلاک۔ صرافہ بازار اوکاڑہ

طالب دعا میاں مبارک احمد 0331-7467452

میاں نوید احمد 0333-6961355:

044-2511355-2521355

Education Concern®

Study In

Canada, Australia

New Zealand, UK & USA

Students may attend our

IELTS

Classes with 10% Discount

پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کر سکتے ہیں۔

Education Concern (British Council Trained Education Consultant)

(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)

67-C, Faisal Town, Lahore

35162310/03028411770

www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

ابٹن نور رحمٰن کون مہندی

طالب دعا: رحمٰن کاسمیٹکس سٹور

خلیل الرحمٰن بابر مارکیٹ۔ مین بازار۔ سیالکوٹ

0092-52-4586914– 0300-6157374

PREMIER

Formaly Jakarta Currency

PREMIER EXCHANGE

State Bank Licence No 11

PREMIER EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD

Director: Adeel Manzar

Ph: 042-37566873

37580908, 37534690

Fax: 042-37568060

Mobile: 0333-4221419

DEALERS IN ALL FOREIGN CURRENCIES

Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے

شاہد الیکٹرک سٹور متصل احمدیہ بیت الفضل

گول امین پور بازار فیصل آباد

پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

فون: 2632606-2642605

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

انصر سٹیل ڈیلر

سی آر سی شیٹ اور کوائل

طالب دعا انصر کلیم، عرفان فہیم

فون آفس: 042-37641102, 37641202

E-Mail: hadi@hadimetals.com

فیکس: 042-37632188

192 لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار لاہور

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں

مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ

طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار

فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793

موبائل: 0300-9613255-6179077

Email:alfazal@skt.comset.net.pk

پاکستان الیکٹرونکس

تمام کمپنی کی LCD/LEDTV "19 "22 "24 "26 "32 "40 "42 "46 "55 ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

امپورٹڈ کچن ہوب اور کچن ہڈ کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ سپلٹ اے سی فریج فریزر، واشنگ مشین مائیکرو ویوان، نیز انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر، 10 لیٹر، 12 لیٹر اور 20 لیٹر نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔

جنریٹر تمام سائز پٹرول ڈیزل اور گیس میں دستیاب ہیں 1-KVA سے 5KVA

042-35124127,042-35118557 Mob:0321-4550127

26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

طالب دعا: مقصود اے ساجد

رابطہ: مظفر محمود

Ph:042-5162622, 5170255, 5176142

Mob:0300-8446142

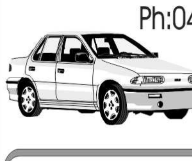

555-A Maulana Shokat Ali Road

Faisal Town, LAHORE.

محمود موٹرز

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

RAO ESTATE

راؤ اسٹیٹ

جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ

Your Trust and Confidence is our Motto

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ

آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان

0321-7701739
047-6213595

Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870

خالص سونے کے زیورات

میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فینسی جیولرز

جوڑائی اینڈ گولی میکرز

ایم وحید جیولرز

صرافہ بازار ڈی بلاک اوکاڑہ

044-2514648
0300-7533438
0345-7506946

طالب دعا: میاں عبدالوحید

الحمید ہومیو کلینک

تمام پیچیدہ امراض

بالخصوص پرانی ضدی اور گہری بیماریوں کیلئے

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے

ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم بی (پاکستان)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ

0344-7801578

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-36306163,36368130Fax:042-36368134

E-mail:amcpk@brain.net.pk

Cell:0322-4607400

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں

حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے

پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری

0321/4866677 0333 0315/6708024

042/35054243 37418584

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Welcome to:

PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11

Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480

Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

DEUTSCHE SPRACH SCHULE

INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE

جرمن زبان سیکھئے

GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری

رابطہ: عمران احمد ناصر کروائی جاتی ہے۔

0334-6361138 مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ

DASCO BEST QUALITY PARTS

داؤد آٹوز

ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس

خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس

طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس

13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر

فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل

ورلڈ فیبرکس

0333-6550796

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil

JK STEEL

6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369-37381738 Fax:37659996

Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

MJ میاں غلام رسول جیولرز

044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ

جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کر کے تیار کر کے دیئے جائیں گے

طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن میاں عبدالمنان

0346-7434015 0334-4552254-0345-4552254

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

اوقات کار:

موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام

وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر

ناغہ بروز اتوار

86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے

E-mail:bilal@cpp.uk.net

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں

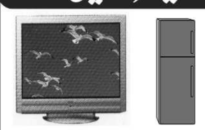

احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت

فریج۔فریزر۔واشنگ مشین

T.V ۔گیزر۔ائیر کنڈیشنر

سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر

موبائل فون دستیاب ہیں

7231681
7231680
7223204

عثمان الیکٹرونکس

طالب دعا: انعام اللہ

1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

KOHINOOR

STEEL TRADERS

166 LOHA MARKET LAHORE

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled,Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils

Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al

Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008

Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

VIP ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر

رشید برادرز گولبازار ربوہ کی فخریہ پیشکش اعلیٰ اور معیاری کراکری

پہلی دفعہ ربوہ میں ٹینٹ سروس فل کارپٹ

HALL: 047-6216041 Aleem Uddin 0300-7713128

Shop:047-6211584 Rasheed Uddin 0300-4966814

الرفیع بینکویٹ ہال

فل ائیر کنڈیشنڈ۔تمام سہولیات کے ساتھ۔فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

اب بکنگ کی سہولت رحمت بازار میں۔رحمت بازار 047-6215155

BETA®

PIPES

042-5880151-5757238

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S

Islambad Pndi Lahore

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

گینیز بک آف ورلڈر یکارڈ میں ایک شاندار اضافہ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے دنیا کا سب سے بڑا مسکراتا چہرہ بنایا

مورخہ 16 جولائی 2011ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر دنیا کو امن اور محبت کا پیغام پہنچانے کے لیے ایک خاص اور منفرد انداز میں دعوت الی اللہ کا پروگرام بنایا گیا جس میں دنیا کا سب سے بڑا مسکراتا چہرہ بنایا گیا۔ اس مسکراتے چہرہ کے ساتھ ایک بینر پر جماعت احمدیہ کا ماٹو Love For All. Hatred For None تحریر کیا گیا تھا۔

دنیا کا سب سے بڑا مسکراتا چہرہ بنانے کا گزشتہ ریکارڈ مورخہ 30 جون 2011ء کو 2,226 شاملین نے بنایا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئے قائم شدہ ریکارڈ میں 2,961 انصار، خدام اور اطفال شامل ہوئے اور پہلا ریکارڈ توڑ دیا۔

امیر صاحب کینیڈا فرماتے ہیں:۔

''جہاں ہم کینیڈا کے لوگوں تک باہمی مذہبی گفت وشنید اور دوسرے ذرائع کے ذریعہ پہنچتے ہیں وہاں اس عالمی ریکارڈ کے ذریعہ بھی ایک انداز میں دین کے خلاف قائم شدہ غلط تاثر کو دور کر رہے ہیں اور اس کا پُرامن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں''۔

گینیز ورلڈ ریکارڈز سرٹیفیکیٹ کا ترجمہ

دنیا کا سب سے بڑا مسکراتا چہرہ بنانے کا اعزاز 2,961 شاملین نے حاصل کیا جو کہ ایک موقع پر جو کہ جماعت احمدیہ (کینیڈا) نے ترتیب دیا تھا مورخہ 16 جولائی 2011ء کو Stouffville, Ontario کینیڈا میں بنایا گیا۔

گینیز ورلڈ ریکارڈ لمیٹڈ

مسکرانے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو مسکرانے کا سبق دیتے ہوئے فرمایا:

★ ''دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کر کے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے۔ تم مسکراتے چہروں سے دنیا کو دیکھو ★ سارے غصے دل سے نکال ڈالو اور ساری تلخیاں بھول جاؤ۔ صرف اپنا مقصد سامنے رکھو کہ ہم نے محبت اور پیار سے دنیا کے دل جیتنے ہیں ★ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے ★ کسی سے دشمنی نہ کرو خواہ وہ ساری عمر تم سے دشمنی کرتا رہا ہو''۔

(حیات ناصر ص653)

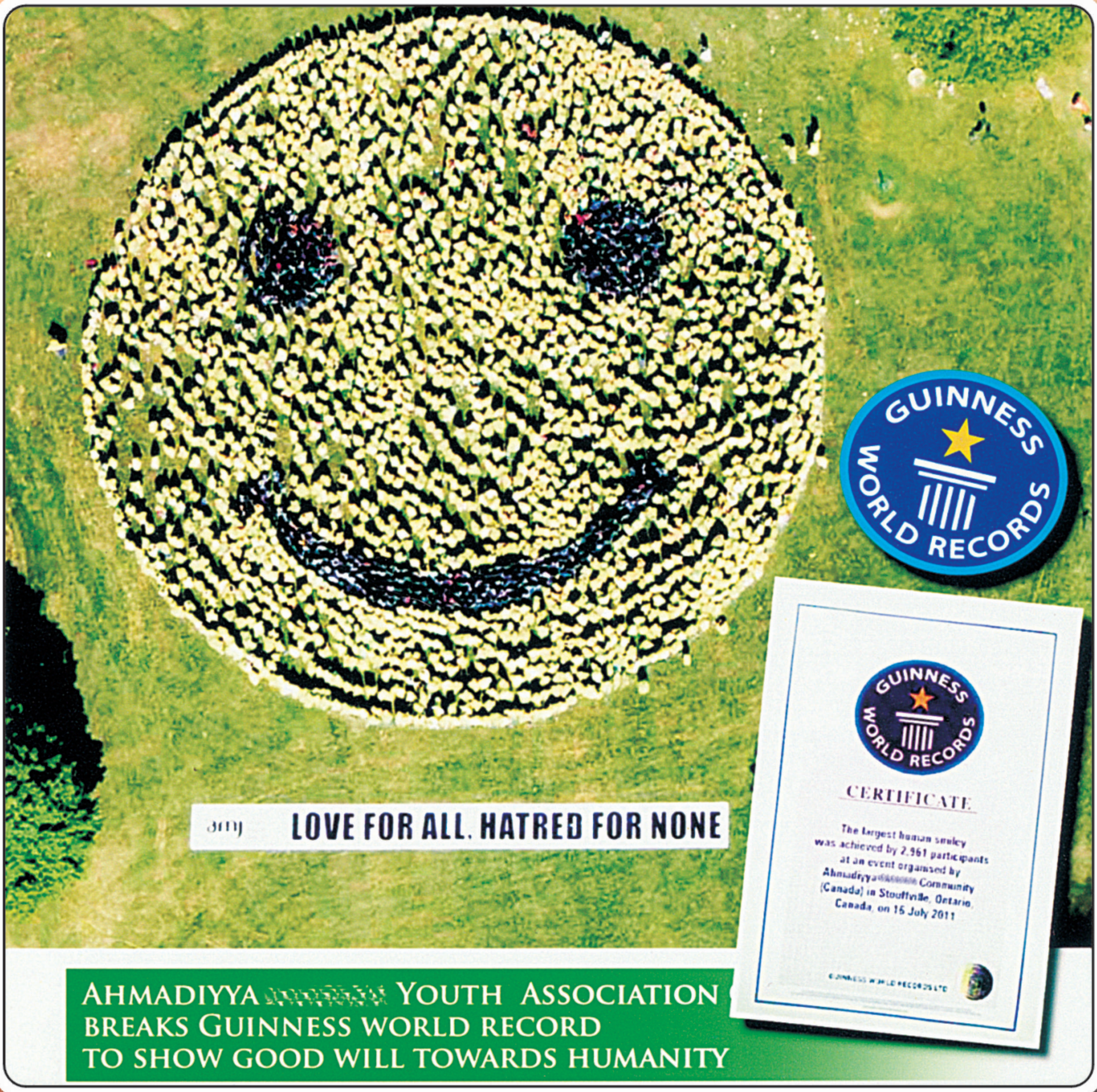

AHMADIYYA YOUTH ASSOCIATION
BREAKS GUINNESS WORLD RECORD
TO SHOW GOOD WILL TOWARDS HUMANITY

GOOD MORNING
Shezan
JAM , JELLY & MARMALADE
Shezan
MIXED FRUIT JAM
440 gms
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
MANGO JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
APPLE JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
SWEET ORANGE MARMALADE
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
with Added Fruit Chunks